سائنس کے عجائبات

جس میں

علم سرودے کے ذریعہ سے سانس (سُروں) کی رفتار کے مطابق بہت سے

امراض کا علاج بتایا گیا ہے اور مستقبل پر احکام لگائے گئے ہیں

مولفہ

مشہور ورد مولوی عبدالباری آسی

باہتمام کمیسرداس سپرنٹنڈنٹ

نولکشور پریس میں چھپ کر شائع ہوئی

فہرست مضامین

مقدمہ	۲	سال کی اچھائی برائی کا حال معلوم کرنا	۴۰
علم انفاس کی عدم اشاعت	۱۱	جوابات موافق بذریعہ سانس	۴۴
سر انفاس شاستر	۰	غالب مغلوب کے متعلق جوابات	۴۶
آغاز مقاصد	۱۵	بھاگے ہوئے کے متعلق جوابات	۵۰
علامات	۱۷	اسرار دلی کے جوابات	۵۲
قاعدہ بحساب ساعات	۳۰	شفا و عدم شفا کا علم سانس کے ذریعہ سے	۵۳
عناصر کے رنگوں کی پہچان	۳۱	عمل حب	۵۰
سانسوں کے بدلنے کا طریقہ	۳۳	چڑیوں کے بعض اعمال شگون	۸۳
تندرستی اور بیماری کے متعلق احکام	۳۵		
سانس کے ذریعہ ازالہ مرض	۳۷		

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

مقدمہ

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

شریعت اسلام کے نقطۂ نظر سے ہر لیے ایسے علم پر جس میں غیب دانی کا شائبہ بھی پایا جاتا ہے ایک مسلم کا یہ عقیدہ ہو کہ علم الغیب خاصہ خداوند تعالیٰ ضروری بلکہ فرض ہے چنانچہ اس حیثیت سے میں بھی یہی کہتا ہوں کہ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ[1] اور اسمیں کسی متبع شریعت محمدی کو چون و چرا کی گنجائش نہیں ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شک و شبہ نہیں کیا جاسکتا کہ انسان لطائف سرمدی میں سے ایک لطیفہ ہے۔ بزرگ سے بزرگ اور بہتر سے بہتر صفت اسمیں موجود ہے۔ ملکوتیت تک کے مدارج کے طے کرنے کا اسکو اہل بنایا گیا ہے اسی بناء پر حکمائے قدیم نے انسان کو عالم کبیر سے مشابہ کر کے بتایا ہے کہ وہ سب عجائب و غرائب جو عالم کبیر میں پائے جاتے ہیں انسان بذات خود ان سب کا مجموعہ ہے۔ اس نسخۂ جامعہ میں وہ سب چیزیں پائی جاتی ہیں جو عالم علوی میں ہیں۔ مثلاً عالم کبیر کو تین اقسام پر تقسیم کیا ہے۔ اول عالم عناصر جس سے عالم سفلی مراد لیتے ہیں دوسرے عالم افلاک یعنی عالم علوی ہے۔ تیسرے وہ عالم جو عالم افلاک سے علیحدہ ہے جس سے مجردات عقول وغیرہ مراد ہیں۔ اسی حیثیت سے انسان کو دیکھیے اس میں بھی بجائے تین عالموں کے یہ تینوں چیزیں موجود ہیں۔ سر۔ قلب۔ معدہ۔ معدہ میں غذا منہضم ہو کر

---

[1] خدا ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں ان کو کوئی نہیں جانتا بس اسی کو علم ہے۔

کیلوس ہوتی ہے اور تمام اعضا حسب استعداد اس سے غذا حاصل کرتے ہیں
بالکل یہی صورت عالم کبیر کی ہے اس سے کون و فساد یعنی ترقی و نقصان
عالم عناصر میں پیدا ہوتا ہے۔ اسی صورت سے قلب مبدأ و حیات ہے تمام
بدن کے واسطے عالم کبیر میں اس کا مقابل آفتاب ہے جس سے حیوان
اور معدنیات سب کو فائدہ پہونچتا ہے اور ان کی حیات کا دارو مدار اسی پر ہے۔
عالم علوی میں ارواح ہیں۔ اسی کے مقابل انسان میں نفس ہے جو سب دار
اور ادراکات و حواس اور روح بدن ہے۔ عالم کبیر میں سات سیارے ہیں جن سے بہت
احکام اور افعال وابستہ ہیں۔ اسی طرح انسان میں سات اعضائے رئیسہ ہیں۔
دماغ، دل، کبد، ریہ، مرارہ، طحال، آلۂ تناسل، یہ سب ایک ایک ستارہ کی
طرف منسوب ہیں۔ آسمان میں ایک حرکت وضعیہ ہے جو ہمیشہ رہتی ہے۔ ایسے ہی
انسان میں ریاح، قراقر، جشاء وغیرہ ہیں۔ جیسے کہ عالم میں زلزلے ہیں اسی صورت
سے انسان میں تشنج، رعشہ وغیرہ ہیں۔ جس صورت سے عالم میں [illegible] ہوتا ہے
اسی صورت سے انسان میں ادرار و اسہال کی صفات موجود ہیں۔ جس طرح
عالم فلکی میں قلت بارش و یبوست ہے اسی صورت سے انسان میں دق
اور [illegible] وغیرہ ہے۔ اس طرف اگر رطوبات کا زور ہوتا ہے تو اس طرف
بھی استسقا عارض ہوتا ہے۔ اسی طرح تمام صفات عالم بالا انسان میں موجود
ہیں جن کی تفصیل حکمائے کی ہے۔ ایسی صورت میں وہ چیزیں جو قدرت نے

---

۱ کیلوس غذا کا [illegible]۔ ۲ [illegible]۔ ۳ جگر۔ ۴ [illegible]۔
۵ [illegible]۔ ۶ [illegible]۔ ۷ [illegible]۔ ۸ [illegible]۔

نے ان کو تفویض کی ہیں۔ وہ طاقتیں جو ان کو کام میں لانے کے لئے دی گئی ہیں
اگر کام میں لائی جائیں اور ان سے وہی نتائج پیدا ہو جائیں جو عالم علوی کی
بعض چیزوں سے ہوتے ہیں تو قابل تعجب نہیں ہے۔ نہ اس کو دعوائی
غیب کہا جا سکتا ہے نہ علم غیب۔ تجربات پر غیب کا اطلاق ہی بیجا ہے۔ انسان
اگر ان طاقتوں سے جو اس کو دی گئی ہیں کام لے تو یقیناً وہ اس کا اعجاز ہے
مسمریزم جس کی بنا صرف خیال اور نظر پر ہے غیب نہیں ہے۔ اگرچہ بہت
سی ایسی باتیں جو ہماری نظروں سے پوشیدہ ہیں ہم کو اس کے ذریعہ سے
معلوم ہو جاتی ہیں۔ ہپناٹزم جو صرف خیال پر مبنی ہے اگرچہ ہم کو بہت سے
اسرار نہانی سے آگاہ کرتا ہے غیب نہیں۔ بہر صورت غیب دانی کی بحث
سے قطع نظر کے بعد جو سوال ہمارے لئے باقی رہتا ہے وہ یہ ہے کہ علم نفس
جس کے معنی ہم نفس کے ہیں کیونکر ہم کو بہت سے اسرار پوشیدہ سے آگاہ کر دیتا
ہے۔ اور کیونکر اس کو صحیح مانا جا سکتا ہے بظاہر نہایت اہم سوال ہے مگر
اس کے متعدد جوابات ہیں۔

(۱) یہ کہ قدیم حکمائے ہند کے متعدد تجربوں کے حساب یہ اس قدر مستند
اور منضبط ہو چکا ہے کہ اب اس کے لئے استدلال کی چنداں ضرورت نہیں ہے
مسلمات کے لئے دلائل و براہین سے کام لینا نہ صرف وقت کا ضائع کرنا
بلکہ حماقت و نادانی کی حد تک پہونچتا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ آگ جلا دیتی ہے
پانی بہا دیتا ہے۔ متعدد تجربوں اور صحیح آزمائشوں نے اس بات کو ثابت کر دیا

---

۱ [illegible]۔ ۲ بیان کی محتاج نہیں دلیلیں۔

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

ہے۔ اگر آج کوئی اسکی دلیل طلب کرے تو یقیناً وہ دیوانہ ہے البتہ یہ مزید تحقیق
ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ اسکے لئے یہی جواب کافی ہے کہ عالم اجسام میں ایک نہیں
نہیں بلکہ لاکھوں ایسی چیزیں ہیں جن کے خواص و فوائد مسلم ہیں مگر کوئی بڑے
سے بڑا ذی فہم بھی یہ نہیں بتا سکتا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے ہر ایک کو سر تسلیم
خم کرنا پڑتا ہے اور کچھ کہتے سنتے نہیں بن پڑتا۔ بہت سی چیزوں میں تو پہلے
ہی سے لا ادری کی صدا بے چارگی لبک کرنی پڑتی ہے اور بہت سی
چیزوں میں دو چار دلائل قائم کرنے کے بعد مجبوراً لاعلمی کی طرف رجوع کرنا
ہے۔ سب جانتے ہیں کہ زہر ہلاک کر ڈالتا ہے مگر جب پوچھا جاتا ہے کہ کیوں ایسا
ہوتا ہے تو اول میں دو چار جواب دے جاتے ہیں۔ مثلاً بعض زہروں کے
اجزاء ایسے ہیں کہ وہ اپنی برودت کی وجہ سے حرارت غریزی کو فنا کر دیتے ہیں
مگر جب پوچھا جاتا ہے کہ آخر برودت کا یہ فعل کیوں ہے تو خاموشی کے سوا
جواب نہیں سب سے آخری جواب لاعلمی کا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ
انسان کا علم ہمیشہ نامکمل رہتا ہے اور وہ طلب علم میں ہمیشہ آگے بڑھنے
کا ضرورت مند ٹھہرتا ہے۔

بہت سی دوائیں ایسی ہیں جو کسی مرض کے لئے مفید ہیں۔ حالانکہ
اُن میں بظاہر کوئی جز ایسا نہیں ہے جس کے متعلق کہا جاسکے کہ وہ اس
مرض کے لئے مفید ہے مگر ان کا فائدہ معائنہ و مشاہدہ سے اتنا مسلم ہو چکا
ہے کہ اب چون و چرا کی گنجائش ہے اور نہ تحقیق کی ضرورت ہے اسی لئے

سلہ میں نہیں جاتا۔

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

ان کو باقاعدہ تسلیم کر لیا گیا ہے اور خاموشی اختیار کر لی گئی ہے۔ نہ صرف دوائیں
بلکہ ہزاروں چیزیں ایسی ہیں جن پر کسی سبب کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا اور
ان میں خلاف عقل خواص موجود ہیں۔ مشاہدہ اور معائنہ ان کے لئے
دلیل کافی ہے۔ بالکل یہی حالت علم نفس کی ہے۔

(۲) انسان کو جن عناصر چہار گانہ یا پنجگانہ سے مرکب بتایا جاتا ہے
انہیں عناصر سے سانس کو بھی متعلق ہونا چاہیے۔ چنانچہ تجربہ کاروں نے
اسکو ہر عنصر سے متعلق کیا ہے۔ ہر عنصر ایک ستارہ سے متعلق ہے۔ لہذا
نتیجہ نکلا کہ سانس ستاروں سے متعلق ہے۔ ہر ستارہ ایک فعل رکھتا ہے۔
اسی لئے سانس سے یہی افعال و خواص ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اس صورت
میں مطلق تعجب کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

(۳) حیات انسانی کا دارومدار سانس پر ہے۔ روانی نفس کا نام
زندگی اور اسکے بند ہونے کا نام موت ہے۔ پھر کچھ سمجھ میں نہیں آتا
کہ وہ چیز جس پر انحصار زیست و مرگ ہے وہ بجائے خود ایک عجیب و
غریب شئے کیوں نہ ہو۔ یہ اور بات ہے کہ ہماری ہی ناقص و نامکمل عقل
اس گتھی کو نہ سلجھا سکے کہ اس میں کیا کیا خواص موجود ہیں۔ مگر جہاں تک
تجربات نے راہ بتائی ہے وہاں تک نہ جانا، کفران نعمت سے کم نہیں۔

(۴) دنیا کب پیدا ہوئی کیونکر پیدا ہوئی اسکو وہی حضرات بیان
کریں گے جو تاریخی نقطۂ نظر سے ہستی عالم پر نگاہ دوڑا رہیں گے۔ مگر میں
یہ کہتا ہوں کہ دنیا جب پیدا ہوئی اس میں حرکت تھی کیونکہ اصل اصول

تمام اشیاء مادی کا حرکت پر انحصار ہے۔ بغیر حرکت کے نہ کوئی شئے ظاہر ہوتی ہے نہ کسی شئے سے کوئی شئے وجود میں آتی ہے۔ سانس بھی ایک حرکت ہے جو حالات ہستی میں ایک تغیر پیدا کرتا ہے۔ سانس کی حرکت ایک طرح نہیں اس میں تعدد و تلون ہے۔ پھر کیا سبب ہے کہ واقعات زندگی میں تغیر پیدا نہ ہو۔ دریا کا تموج کبھی بڑے جہازوں کو ڈبو دیتا اور کبھی کنارے پر پڑی سیپیوں کے ڈھیر لگا کر موتی ڈھونڈنے والوں کے دامن امید کو بھر دیتا ہے۔ کبھی ایک ڈوبی ہوئی چیز کو سطح آب پر لے آتا ہے اور کبھی سطح آب پر تیرنے والی چیز کو تہ میں لیجاتا ہے۔ ہوا کے تند جھونکے کبھی کبھی مضبوط عمارتوں کو گرا دیتے ہیں اور کبھی ادھ کھلی کلیوں کو کھلا دیتے ہیں کہیں کشتیوں کو کنارے لگا دیتے ہیں اور کہیں گرداب کی صورت پیدا کر دیتے ہیں۔ پھر وہ تموج انفاس جس سے ہماری کشتی زندگانی بہتی چلی جاتی ہے۔ اگر مظہر عجائب اور مظہر غرائب ہو تو اس میں تعجب کا مقام کیا ہے۔ اور ہے تو کیوں ہے۔ یہ اور بات ہے کہ یہ علم ایک خاص فرقہ میں محدود رہا۔ گویا اسکا محدود ہونا اسکی بنائے عظمت کو منہدم کر چکا لیکن جو مختصر مجموعہ پیش کیا جاتا ہے اس میں مختلف اقوال دیکھیے۔ مگر کسی شئے میں اختلاف اس کو ضعیف نہیں کرتا۔ (۱) بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کی راہیں مختلف ہیں۔ چلنے والے جلد یا بدیر منزل کو پہنچ ہی جاتے ہیں۔ (۲) ایک ہی دوا کے مختلف تجربے ہوتے ہیں۔ کسی کو کسی صورت میں فائدہ پہنچتا ہے کسی کو کسی صورت سے مگر فائدہ ضرور پہنچتا ہے۔ تجربیں مختلف

ہوتی ہیں۔ مگر مدعا ایک ہی ہوتا ہے۔

علم نفس خصوصی طریقہ سے فرقہ ہنود میں رہا ہے۔ وہ بھی جوگیوں اور گیانیوں میں۔ وہاں اسکے آخری مراتب اور درجوں سے کام لیا جاتا رہا ہے ابتدائی مراحل جو دنیاداروں کے کام آ سکتے ہیں بالکل چھوڑ دیئے گئے۔ مگر ہم نے مراتب پہلے وہ آسان طریقے جو سب کے کارآمد ہو سکتے ہیں بیان کئے ہیں۔ بعدہ چند وہ قواعد جو یوگ کے متعلق میں لکھے ہیں۔ ان میں سے اکثر ایسے ہیں جنہیں تارک الدنیا اور دنیادار سب کر سکتے ہیں۔ البتہ احتیاط شرط ہے۔ چونکہ جوگ کی قسمیں متعدد ہیں اور ہم کو اسکے تعدد وغیرہ سے کوئی کام نہ تھا۔ مقصد اصلی ہی پیش نظر تھا۔ اسلئے جوگ کے متعلق مختلف عملیات کو ایک جگہ کر دیا ہے۔ اس یکجائی سے اصل عمل کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا نہ اسکے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ اسکو اسکی جگہ سے علیحدہ کر دیا گیا۔ جس قدر اعمال لکھے ہیں ان کے مختلف نام ہیں۔ مگر ہم نے ان کو فضول سمجھ کر حذف کر دیا اور صرف طریقہ عمل پر انحصار کیا ہے بہت سے عملیات ایسے ہیں جو خود ہمارے تجربہ میں آ گئے ہیں اور ان میں ہم نے کوئی فرق نہیں پایا۔ انکو نہایت صاف الفاظ میں اسی طریقہ سے درج کر دیا ہے۔

اگرچہ اس علم خاص کی کتابیں نہایت دشواری سے ملتی ہیں مگر پھر بھی نہایت کاوش کے ساتھ مندرجہ ذیل فراہم ہو سکی ہیں اور ان سب سے اس مختصر مجموعہ میں مدد لی گئی ہے۔

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

سرالاسرار] یہ مختلف ویدوں کا ترجمہ ہے جسے دارا شکوہ نے معتبر اور
نہایت زبردست علمائے سنسکرت سے مدد لے کر سنہ ۱۰۶۷ء میں بنارس
میں لکھا تھا ہمارے پاس یہ نسخہ قلمی تھا۔ ممکن ہے کہ کسی دوسری جگہ
چھپا ہو مگر ہمارے خیال اور تحقیق کی بموجب یہ ہنوز غیر مطبوع ہے۔
رسالہ دم قدم] یہ ایک چھوٹا سا مختصر رسالہ علم نفس کے بیان میں ہے
جس میں نہ مصنف کا نام ہے نہ سنہ تحریر ہے۔ نہایت قدیم ہے
فارسی زبان میں لکھا ہے قلمی اور یقینی غیر مطبوعہ ہے۔
ملخص داراشکوہی] یہ بھی فارسی کا ایک قلمی رسالہ ہے۔ اول میں
علم سمر شاستر کے متعلق چند صفحات ہیں آخر میں شگون کے متعلق سکونی
سکھدیوی سے انتخاب یا نقل کر کے کچھ اوراق لکھے ہیں یہ رسالہ
ناتمام ہے۔
کتاب شتی ورشن] اس کتاب کا کوئی نام نہیں لکھا صرف ایک
جگہ بطریق تذکرہ مصنف کا نام لکھا ہے سنہ تحریر کا کوئی پتہ نہیں چلتا مگر
بظاہر نہایت قدیم معلوم ہوتا ہے بہت سے احکام علم نفس کے متعلق اور
بہت سے اعمال جوگ اسمیں مندرج ہیں۔ قلمی زبان فارسی ہے۔
مراۃ الخیال شیر خاں افغان] در اصل یہ ایک تذکرہ شعرائے فارسی
ہے، جو آب سے سو برس پہلے کلکتہ میں طبع ہوا تھا مگر مصنف نے
اس میں متعدد اور متفرق علوم و فنون کا جابجا تذکرہ کیا ہے انھیں میں
علم نفس بھی ہے جسکا ایک مختصر جامع تذکرہ اس میں موجود ہے۔

آئین اکبری] ابو الفضل وزیر شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر کی مشہور
و معروف تصنیف ہے اس میں اہل ہند کے علوم کا جہاں ذکر کیا ہے
وہیں سمر شاستر کے نام سے بھی ایک عنوان قائم کر کے ایک مجمل اور
جامع بیان اس علم کا دیا گیا ہے۔ مطبوعہ ہے۔
گیان سرود دھا] یہ ہندی کی ایک چھوٹی سی کتاب ہے جو بھاشا
زبان میں اسی علم کے متعلق لکھی گئی ہے۔ میں نے اس کا اول سے
آخر تک سنا اور بعض باتیں اس میں سے بھی اخذ کیں بعض جگہ میرے
لکھے ہوئے اور اس کے مصنف کے بیان میں فرق تھا۔ مگر تحقیقات
مندرجہ بالا کو اس سے زیادہ مستند سمجھا گیا اور لکھے ہوئے مسائل
کے بدلنے کی جرات نہیں ہوئی۔
بھگتی ساگر] یہ ایک بھاشا کی مشہور کتاب ہے بعض الفاظ کی
تحقیق اور بعض مطالب کے حل کے لئے اسکو بھی دیکھا گیا۔
آسن] آسنوں کے متعلق ہے۔ چونکہ ہماری کتاب میں بھی
بہت سی باتیں آسن کے متعلق ہیں لہذا بعض جگہ اس سے مدد لی گئی
ہے۔ اس کوشش پر بھی ہم اپنی تحقیق پر سمر شاستر کا انحصار نہیں
کرتے ممکن ہے کہ اور بہت سے اسرار ہوں۔

عبدالباری آسی

https://www.facebook.com/AlHanklDwakhana

علم انفاس کی عدم اشاعت

بہت سے ایسے علوم و فنون جو آج تاریکی کے پردہ میں ہیں یعنی کو لوگ جانتے ہیں تو صرف برائے نام جانتے ہیں۔ کسی زمانہ میں اپنے وقت کیلئے باعث صد فخر و ناز رہ چکے ہیں اور انکی اسقدر حفاظت کی گئی ہے کہ نامحرموں کو انکی ہوا تک نہیں لگنے دی۔ اس لئے متاخرین نے انکو اسرار مکتومہ[۱] میں شمار کیا۔ اور اس کتمان و خفا[۲] کا یہاں تک اثر پھیلا کہ وہ معدوم کی سرحد تک پہونچ گئے۔ یہ حالت اور یہ صورت ہر قوم اور ہر ملک میں عام رہی ہے۔ مگر خصوصیت سے اہل ہند کے یہاں اس بخل سے بہت ہی بڑے قبیح ثمرے مرتب ہوئے۔ سینکڑوں فنون اور بیسیوں علوم پوشیدہ ہوتے ہوتے فنا ہو گئے۔ اور جو فنا نہیں ہوئے وہ سرحد..... فنا سے بہت قریب ہیں۔ چنانچہ اسوقت جو ہمارا موضوع ہے اور جسکی طرف ہم متوجہ ہوئے ہیں وہ بھی ایک ایسا ہی ہے۔

سُر شاستر

یہ نہایت ہی عجیب و غریب علم ہے۔ اسکی بنا صرف سانس پر ہے یعنی نتھنوں کے ذریعہ سے انسان جو سانس لیتا ہے۔ اس سے نجوم کی طرح احکام لگائے جاتے ہیں اور حالات آئندہ کا ان سے پتہ چلتا ہے

[۱] چھپے ہوئے بھید۔ [۲] چھپانا۔ چھپنا۔

یہ ظاہر ہے کہ موجد و مخترع نے اس علم کی بنائے اول صرف تجربات پر رکھی ہوگی۔ مگر یہ پتہ لگانا کہ اول اول..... کون اسکا موجد ہوا آج ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے۔ پھر بھی تا مقدور کوشش صرف کرنے کے بعد جہاں تک سراغ لگایا گیا ہے یہی ہے کہ یہ علم قدیم باشندگان ہند کی ایجاد ہے۔ ہندوستان کی قدیم اور مایۂ ناز کتابیں گواہی دیتی ہیں کہ اس علم کے تمام راز اپنی زبان سے مہادیو جی نے اپنی اردھنگنی پاربتی جی پر ظاہر کئے اور مہادیو جی ہی نے اسکو اختراع فرمایا۔ پاربتی جی کی زبان سے اس کے کچھ راز منتشر ہو کر دوسرے فرقوں میں پہونچے مگر پھر بھی اسکو اسقدر چھپایا گیا کہ گیان دھیان ہی اسکا مصرف رہا۔ اور اسی لئے صرف جوگیوں کے فرقہ تک محدود ہو کر رہ گیا۔ اور دوسرے ضرورتمند اس کے فوائد سے محروم بقرار پائے۔ تارک الدنیا جوگیوں سے اسکی اشاعت کی امید بیکار تھی۔ ان کی بے پروائی نے دوسروں کے کانوں تک اسکی بھنک بھی نہ پہونچنے دی۔ ہاں خود انکے ذریعہ سے محنت شاقہ کر کے وہ فوائد اٹھائے کہ آخر کار وہ مقدس رسیدہ ہو گئے۔ اسی علم کی بدولت پرانایام وغیرہ کا ظہور ہوا اور اسی کی وجہ سے عمروں میں نئے نئے اضافہ ہوئے کہ بڑے بڑے عمر رسیدہ لوگ آج بھی پہاڑوں کی کھوہوں اور غاروں میں بیٹھے ہوئے دنیا کی ہوا کھا رہے ہیں۔ جیسے ان کے جسم جوانی کے زمانہ میں تھے آج بھی ویسے ہی ہیں۔ ابتک نہیں کوئی تغیر رونما ہوا اور نہ آئندہ قرنوں تک کے لیے اندیشہ ہے....

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

حفاظت اور اخفا نے یہ اثر ضرور کیا کہ بہت سے اہل دل اسکے فوائد عظیمہ سے محروم رہے۔ اور خود بھی یہ علم نسیاً منسیاً ہو گیا۔

شیر خاں افغان اپنی مایۂ ناز تصنیف مرآۃ الخیال میں لکھتا ہے "کہ ایں علم[۱] از سرا پردہ مخفیات حکمائے ہند است کہ ستر آنرا از نامحرماں یعنی ارباب فضول واجب دانند" کیا اچھا ہوتا کہ اسکے معمولی فائدے ہوا میں اڑنا، پانی پر چلنا، امراض جسمانی کا بغیر کسی دوا کے علاج کرنا، بغیر نجوم، جفر، رمل وغیرہ کے ہونیوالی باتوں پر حکم لگانا، اگر عوام کو نہیں تو کم از کم خواص کو تو پہنچتے مگر یہ تو خواص میں محدود ہو جانے سے یہ کچھ بھی نہیں ہوا بلکہ اصل علم ہی قریب قریب معدوم ہو گیا

اہل اسلام تو اسلئے ہمیشہ اس سے بے خبر رہے کہ انکے یہاں کسی صورت سے کوئی غیب کی خبر بیان کرنا قیامت تک کیلئے حرام قطعی ہے۔ اس لئے انھوں نے کبھی اس قسم کی باتوں کیطرف اول تو خود ہی توجہ نہ کی۔ دوسرے اگر انکو کبھی خیال ہوا بھی تو اپنی دسترس سے باہر پاکر مجبور ہو گئے۔ اور ہمیشہ کے لئے خاموشی اختیار کی۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ انھیں کی طرح ہندو جینی بھی اس سے پورا پورا فائدہ نہ اٹھا سکے۔

اس میں شک نہیں کہ اس کا ذکر بعض بعض کتب میں پایا جاتا ہے مگر وہ ذکر النادر کالمعدوم[۲] سے زیادہ نہیں ہے۔ نہ کہیں پورا بیان ہے۔ نہ پورا حال ہے۔ اول تو ایسی کتابیں ہی نہیں اور ہیں تو نہیں کہ ایک

۱؎ یہ علم ہندوستان کے حکماء کے بھیدوں میں سے ہے کہ اسکا چھپانا نامحرموں سے ضروری جانتے ہیں۔ ۲؎ نادر بات معدوم موجود کی طرح ہوتی ہے۔

صاحب نظر کا ذوق طلب ہمیشہ تشنہ رہتا ہے۔ اور اپنی خواہش کے مطابق وہ کبھی ان سے سیراب نہیں ہو سکتا۔ یہ سرمایہ جس کی کوئی اصل نہیں ہے اگر ملتا ہے تو دوسری زبانوں میں ملتا ہے اردو لٹریچر میں غالباً کوئی اس قسم کی کتاب موجود نہیں ہے۔ اسی کمی کی بنا پر ہمکو مدت سے یہ خیال تھا کہ قدیم لٹریچر سے ایسی کتابیں جمع کر کے ایک مختصر کتاب اردو میں لکھی جائے۔ مگر یہ تھا کچھ آسان نہ تھی۔ اپنی عدیم الفرصتی۔ کتابوں کی کمیابی وغیرہ اس ارادہ کی تکمیل میں سد راہ رہیں مگر پھر بھی طلب صادق نے کام کیا اور بمشکل چند مسودات قلمی نسخے اس فن خاص کے جمع کر کے اور دوسری معتبر کتابوں وغیرہ ذرائع سے مدد لیکر یہ مجموعہ مرتب کیا۔ علم کی کساد بازاری بہت پست کر دی ہے مگر پھر بھی اہل ذوق سے یہ امید نہیں کہ وہ ایسے علم سے جو حکمائے مشرق کے کمالات کی بنا رہا ہے کم توجہی کریں گے۔

یہ دعویٰ کرنا کہ ہم نے تمام و کمال طریقہ سے اس کثیر الفوائد علم کے اصول و آئین بیان کر دیے ہیں نہ صرف بیجا دلیل بلکہ حماقت ہوگا ہاں اس امر کی گنجائش موجود ہے کہ زبان اردو میں یہ پہلی ہی کوشش اگر نظر احسان سے نہ دیکھی جائے تو عدم توجہی کی بھی مستحق نہیں ہے۔

جیسا کہ ہم ابھی لکھ چکے۔ ہمارے موضوع کے ماخذ کیلئے اسوقت متعدد قلمی نسخے موجود ہیں مگر علی الخصوص ایک قدیم قلمی نسخہ ہے جو اس علم کے رموز میں نہایت وضاحت سے زبان فارسی میں لکھا گیا ہے اور جس میں پایا گیا کہ وہ اصول جو اس علم سے متعلق ہیں نہایت

خوبی سے بیان کئے ہیں۔ یا بعض ایسی کتابیں ہیں جن میں جستہ جستہ کہیں ذکر آگیا ہے۔

آغاز مقاصد

خدائے تعالے نے کلجگ کے زمانہ میں انسان کی عمر ایک سو بیس[1] برس اور پانچ روز کی مقرر کی ہے اور ہر دن رات میں ہر انسان کی اکیس ہزار چھ سو سانسیں چلتی ہیں یا اور ہر ساعت میں نوسو اور ہر گھڑی میں تین سو ساٹھ اور ہر پل میں چھ۔ اگر آدمی اپنی سانسوں کو اپنے قبضۂ اختیار میں رکھے تو وہ اپنی عمر طبعی کو پہونچ سکتا ہے یعنی اگر وہ صرف اسی قدر انفاس صرف کرے جسقدر لکھے گئے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ اپنی عمر طبعی کو نہ پہونچ جائے۔

ناک سے سانس تین طریقہ پر چلتی ہے۔

۱۔ الٹے نتھنے سے اسکو چاند سے منسوب کرتے ہیں۔ اور اڑا (بکسر ہمزہ و دال ہندی و الف) یا چندر ناڑی کہتے ہیں۔

۲۔ سانس سیدھے نتھنے سے چلتی ہے اسکو سورج سے منسوب کرتے ہیں اور پنگلا (بکسر پائے فارسی و نون خفی و فتح کاف فارسی و لام و الف) یا سورج ناڑی کہتے ہیں۔

۳۔ یہ کہ سانس دونوں نتھنوں سے ساتھ ساتھ چلے۔ اس کو سکھمن (بضم سین و سکون کاف و ہائے خفی و فتح میم و نون و الف) اور سکھمنا ناڑی بھی

[1] پوری عمر جسکی میعاد سو برس اور بعض کے نزدیک ایک سو بیس برس ہے۔

کہتے ہیں اور اسکو مادہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

جو لوگ تفرقی روانی اور برابری کا حال معلوم کرتے ہیں تو اسطرح کرتے ہیں نتھنے کے نیچے اپنے ہاتھ کا انگوٹھا رکھتے ہیں۔ اکثر پہلی قسم کی روانی ڈھائی گھڑی ہوتی ہے۔ اور تیسری قسم کی اتنی دیر کہ چھبیس مرتبہ حرف گ کہہ سکے (بضم کاف فارسی) پر رات سے تھوڑی تک چندر ناڑی (داہنی) سانس چلتی ہے۔ اسکے بعد اسی قدر سورج ناڑی (سیدھی) چلتی ہے۔ اور اسی طرح آخر ماہ تک یہ صورت رہتی ہے۔ بعض لوگ اس حساب کو ہفتہ پر منقسم کرتے ہیں۔ ہفتہ۔ اتوار۔ منگل۔ جمعرات سورج ناڑی سے شروع ہوتا ہے۔ پیر۔ بدھ۔ جمعہ چندر ناڑی سے شروع ہوتا ہے۔ بعض تجربہ کاروں نے اس حساب کو بروج کے اوپر حمل کیا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ آفتاب جب تک برج حمل میں رہتا ہے تو ابتدا سورج ناڑی سے ہوتی ہے۔ اور ثور میں ہونے پر چندر ناڑی سے اور اسی طرح آخر سال تک یہ حساب رہتا ہے۔ بعض لوگ چاند کے بروج میں رہنے پر اس حساب کو منقسم کرتے ہیں۔ اسی طرح ہر فرقہ کا خیال ہے کہ قرار داد کے خلاف سانس چلنے سے انسان پر اثرات بد مترتب ہوتے ہیں۔

جو سانس کہ سیدھے نتھنے سے غلبہ کے ساتھ جاری رہتا ہے اسکو شمسی اور مذکر اور بائیں سانس کو قمری و مونث قرار دیا گیا ہے۔ لہذا جو سانس کہ سیدھے نتھنے سے چلے اسکی خاصیت گرم ہوگی اور وہ جسم میں

[1] چاند ہر مہینے میں دو مرتبہ ہوتی ہیں۔ ایک ۱۳۔ ۱۴ کو دوسری ۲۸۔ ۲۹ تاریخ کو۔

https://www.facebook.com/AlHamdDawakhana

گرمی پیدا کرے گا کیونکہ سورج کا مزاج گرم ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ حکماء نے مرد کے مزاج کو گرم مانا ہے۔ اور جو سانس کہ اُلٹے نتھنے سے چلے وہ سرد ہے اور اس سے بدن میں سردی پیدا ہوتی ہے کیونکہ چاند کا مزاج سرد ہے اور اسی وجہ سے عورتوں کا مزاج سرد قرار دیا گیا ہے۔

جو سانس کہ زمین یعنی پستی کی طرف جاری ہو وہ زیادہ سے زیادہ طول میں اُسی شخص کے بارہ انگل کے موافق ہوگا۔ اسکو عنصر خاک کی طرف منسوب کیا ہے اور اُس کا رنگ زرد قرار دیا گیا ہے۔ اور جو سانس کہ مستوی طریق پر جاری ہو اسکا طول انتہائی دس انگل ہو تب اسکو آب سے منسوب کرتے ہیں اور اسکا رنگ سفید قرار دیتے ہیں۔ اور جو سانس کہ بہت تیز چلے اسکی روانی کی انتہا چار انگل ہوگی اسکو آگ سے منسوب کرتے ہیں اور اسکا رنگ سُرخ قرار دیا ہے۔ اسی طرح جو سانس کہ ٹیڑھا اور بے راہ ہو کر چلے اسکی انتہا سات انگل ہوگی اس کو ہوا سے منسوب کرتے ہیں اور اسکا رنگ سبز قرار دیتے ہیں۔ اور جو سانس باطن یعنی اندر کی طرف چلے اسکو آکاس سے منسوب کرتے ہیں اور اسکا رنگ سفید قرار دیتے ہیں۔ ان سب کے اثرات اور خواص علیحدہ علیحدہ قرار دیے ہیں۔

علامات

خاکی اور آبی سانس کا چلنا فراخی قسمت اور خوشی اور مرتبے کی افزائی کی دلیل ہے۔

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

آتشی کا جاری رہنا دل تنگی اور بیماری اور غم و اندیشہ پیدا کرتا ہے۔
بادی سانس کی روانی کاموں کے خراب ہونے اور نامرادی اور بدنصیبی کا پتہ دیتی ہے۔

سانسوں کا تعلق دنوں سے

حکماء نے بیان کیا ہے کہ سانس کا تعلق دنوں سے ہے چنانچہ ہفتہ اتوار منگل اور جمعرات کا دن سیدھے دم سے متعلق ہے اور دوشنبہ بدھ جمعہ اُلٹے دم سے تعلق رکھتا ہے۔ اسی واسطے تجربہ کاروں نے یہ طریقہ مقرر کیا ہے کہ صبح کو جب سو کر اُٹھے تو دیکھے کہ کونسا دم چل رہا ہے اگر سانس دن کے موافق ہو تو پہلے جو قدم زمین پر رکھے وہ اسی طرف کا ہو جدھر کا نتھنا چل رہا ہے۔ اس صورت پر عمل کرنے سے تمام دن بخیر و عافیت گزر جائیگا اور اس میں ساعت سعید دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر چونکہ مکروہات اور آلام و مصائب بھی انسان ہی سے وابستہ ہیں اسی لئے سانس اکثر دن کے موافق نہیں ہوتا...... اگر تین چار روز تک موافقت رہے تو قطعی طور پر کسی خوشی کا حکم لگایا جا سکتا ہے۔ اگر معاملہ برعکس ہو تو کسی آفت ناگہانی یا کسی رنج کا اُمیدوار رہنا چاہیئے۔ چنانچہ اگر چار یا پانچ روز تک دن اور سانس میں موافقت نہ ہو تو اس شخص پر ضرور کوئی آفت آئے گی یا بیمار ہو جائے گا۔ یا کوئی چیز گم ہو جائے گی۔ یا کہیں سے کوئی بُری خبر آئے گی غرضکہ نجات محال ہے۔

اگر کسی شخص کے دونوں نتھنے تین چار روز تک بند رہنے کے بعد

ایسا ہی ... سانس جاری ہو جائیں تو بہت برے ہیں۔ بلکہ بعض نے اسکو موت کی علامت کہا ہے اور موت بھی ایسی کہ جو سب معالجات سے مشتبہ ہو گی یعنی اتنی سخت میں یہ شخص مر جائیگا یا کسی روز مر جائیگا

قاعدہ دونوں دم اس وقت جمع ہو کر چلتے ہیں جس جگہ کوئی تو ہو یا حالت جماع میں یا دوڑنے میں یا کسی بلند جگہ پر چڑھنے میں یا اسی کے مشابہ حالتوں میں۔ ایسی صورت میں سکھمنا کے احکام نہیں لگائے جا سکتے کیونکہ یہ سب حالتیں عارضی ہیں۔ وہ کسی سبب سے ہوتے ہیں۔ لیکن جب بغیر کسی سبب کے دونوں نتھنے جاری ہوں تو سانس کو کھینچے اور تھوڑی دیر تک روکے رہے جب چھوڑے تو دیکھے کہ غالب رفتار کس کی ہے اگر رفتار شمسی غالب ہو تو برا ہے اور سال کو برا ہوا دیکھا ... اور اگر قمری رفتار غالب ہے تو بہتر سمجھنا چاہیے۔

سانسوں کے خلاف معمول چلنے سے مندرجہ ذیل نقصانات ہوتے ہیں

اگر دو یا تین روز تک خلاف معمول چلے تو شورش یا لڑائی کا اندیشہ ہے۔ اور اگر دس روز تک خلاف معمول چلے تو عورت کو کوئی نقصان پہنچے گا۔ اگر پندرہ روز تک چلے تو کوئی بڑی بیماری نازل ہوگی اگر ایک ماہ تک چلے تو سگا بھائی مر جائے گا۔ اگر ایک رات دن سورج ناڑی کی ترتیب خلاف معمول چلے کر دو روز ایک شخص کا نفس سیدھا چلتا ہے اور بعض ... نتھنا اگر خلاف چلے تو خلاف معمول ہو جائے گا

رہے تو ایک مہینے کے بعد اسکا بیمار ہستی مریض ہو جائے گا اور اگر دو ماہ تک چلے تو دو برس کے بعد اور اگر تین ماہ تک چلے تو تین برس بعد اسی طرح دنوں کے شمار بر بموجب کالتیں ہی ہو جائے گا اور اتنے ہی سالوں کے بعد اس شخص کو موت پیش آئے گا۔ اور ایک ماہ تک برابر کسی سانس چلتی رہے تو اسکے ایک ماہ کے بعد وہ شخص مر جائے گا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص کا صرف سیدھا نتھنا ایک شبانہ روز برابر چلتا رہے تو اسکی موت کے تین برس۔ اور اگر دو شبانہ روز چلے تو ایک سال تین شبانہ روز چلے تو نو مہینے۔ پانچ شبانہ روز چلے تو چالیس روز دس شبانہ روز چلے تو ایک ماہ بیس شبانہ روز چلے تو دو ہفتہ ایک ماہ چلے تو ایک روز باقی ہے۔

اسی صورت سے قمری یعنی چندرا ناڑی کے متعلق کہا ہے کہ اگر خلاف معمول ایک شبانہ روز چلے تو وہ شخص ایک سال کے بعد بیمار ہوگا۔ اسی حساب سے سالوں کا شمار کیا جائے گا مگر ایک ماہ تک شبانہ روز چلے تو زوال نعمت ہوگا

خلاف معمول سانس

بعض کا یہ عقیدہ ہے کہ اگر سیدھا نتھنا ایک دن رات چلے تو برا نتیجہ ہوگا اور اگر دو رات دن چلے اور کسی وقت بند ہو جائے تو یہ کمی عمر کی دلیل ہے۔ اگر پانچ شبانہ روز چلے تو اسکی عمر کے تین سال باقی ہیں۔

اور اگر بیس روز تک متواتر چلے تو ایک سال باقی ہے۔ اور اگر چھبیس روز تک متواتر چلے تو چھ مہینے باقی ہیں۔ اگر ستائیس روز برابر چلے تو سولہ روز اور اگر اٹھائیس روز چلے تو گیارہ روز باقی ہیں۔ اگر انتیس رات دن چلے تو دس روز باقی ہیں۔ اور اگر تیس روز تک تو چلے تب بھی دس بارہ روز باقی ہیں۔

بہر صورت سیدھے نتھنے کے پے در پے چلنے سے عمر پر ضرور اثر پڑتا ہے۔ اگرچہ بیانات میں محققین نے اختلاف کیا ہے۔ مگر اصول میں سب متفق رہے ہیں۔

اگر دونوں نتھنے یعنی سکھمنا سُر تر دس ہشتم روز چلے تو موت قریب ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ یہ تحویل آفتاب[1] میں ہو۔ اگر اس وقت تک چلے تو پریشانی اور بیماری کی علامت ہے۔ اسی طرح تحویل آفتاب سے تیرہ روز تک چندر ناڑی سانس چلے تو یہ بیماری کا نشان ہے۔

اگر آفتاب برج عقرب میں ہو اور پانچ روز الٹا نتھنا چلے تو تو برس عمر کے باقی ہیں۔ اور اگر برج سنبلہ میں ہو تو چودہ برس۔

اکثر مرتاضوں کا مقولہ ہے کہ اگر آفتاب نکلنے کے وقت سورج ناڑی ہو اور چندر ناڑی مگر غروب کے وقت اس کے برعکس ہو تو بہت بہتری کی علامت ہے۔ اور اس کے خلاف پریشانی اور نقصان کا پیش خیمہ ہے۔ اور اگر چار گھڑی بعد چندر ناڑی بدل جائے تو بھی بہت کچھ نقصان ہے۔

---

[1] یعنی چلنا اور پھرنا سورج کا دوسرے برج میں۔

سانسوں کی روانی کے مطابق کاموں کی اجمالی کیفیت

دم شمسی کے جاری ہونے کے وقت وہ امور جن میں غلبہ مقصود ہو شروع کرنا بہتر ہیں۔ مثلاً کسی کو مارنا، فریب دہی، مال چھین لینا، تسخیر اور عداوت اور بد عمل یا دشمن کو مضطرب کرنے کے عمل کرنا، جو قبضہ و تصرف کرنا، کسی کے ساتھ لڑنا، جوا کھیلنا، سوار ہونا، کھیلنا، غسل کرنا، کھانا کھانا، مباشرت کرنا، خرید و فروخت کرنا، کسی پر چڑھائی کرنا، فریق مخالف پر حملہ کرکے اس کی شکست کی امید رکھنا وغیرہ وغیرہ۔

دم قمری یعنی چندر ناڑی کے وقت کسی سے طلب کرنا، دائم مقوی کا استعمال، کیمیا وغیرہ کے عمل، دستکاری کا کام، مراقبہ، عبادت، تصفیہ قلب کی کوشش، سفر کرنا، خیرات کرنا، عقد کرنا، سیر کو جانا، یا شادی بیاہ، دشمنوں سے صلح کرنا، مشت... اور اسی قسم کے کام بہت مناسب ہیں۔ اسی وجہ سے ان امور کے متعلق اگر کوئی شخص نفس قمری کے جاری ہونے کے وقت سوال کرے تو انجام بخیر ہوگا، اسکو بہتری کا جواب دینا چاہیئے۔

قاعدہ: بعض لوگوں کا مقولہ ہے کہ جو کوئی نتھنا جاری ہو شمسی یا قمری، اسی کے مطابق پاؤں چلے، مثلاً اگر کسی کام کے لئے جانا ہو تو مبارک ہے۔ مثلاً الٹا نتھنا چلے تو الٹا پاؤں قدم اٹھائے اور سیدھا چلے تو چلتے سیدھا اٹھائے۔

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

چند درست سانسوں کے متعلق کاموں کی تفصیل

جو شخص یہ عادت ڈالے کہ سوتے وقت اُس کی سانس اُلٹی چلتی رہے تو وہ ہمیشہ تندرست و آسائش سے رہے گا اسی طرح اگر اُلٹی سانس کے چلتے وقت پیشاب کیا کرے تو طبیب کی ضرورت پیش نہ آئے گی۔

جو کوئی کسی مقام متبرک کی زیارت کے لئے جائے تو اُس کو غور کرنا چاہیئے کہ کونسی سانس چلتی ہے۔ اگر اُلٹی ہو تو روانہ ہو جائے کیونکہ اسی حالت میں خدا سے اُمید ہے کہ اُس کی عبادت مقبول ہو گی اور گناہوں کی ناپاکی اُس کے دامن حال سے دور ہو جائے گی۔ اگر سیر و تفریح کے لئے جائے تب بھی اسی پر عمل کرے۔

اگر کوئی شخص کسی کو اپنا مرید کرے تب بھی مرشد کو خیال کرنا چاہیئے کہ سانس اُلٹی رواں ہو۔ اگر اس صورت میں وہ مرید کرے گا تو مرید اُس کا تابع فرمان رہے گا۔ دوسری صورت میں معاملہ برعکس نظر آئے گا۔ تجارت کا آغاز بھی اسی وقت کرے ورنہ چند روز بعد تباہی اور بربادی کا سامنا ہو گا۔ اگر زراعت کرنا چاہے یا کنواں کھودنا چاہے تو ایسے وقت میں بھی اُلٹی سانس کا خیال رکھے ورنہ بہت جلد کسی آفت ارضی و سماوی سے دوچار ہو گا۔

جو شخص سیدھے سانس کے وقت روپیہ دفن کرے گا وہ گم ہو جائے گا یا ضائع ہو جائے گا۔ اگر اُلٹے چلنے سے سانس جاری ہونے پر ایسا کرے گا تو برعکس

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

اس کی حفاظت سے رہے گا۔

کوئی عورت سیدھی سانس کے وقت حاملہ نہ ہونی چاہیئے ورنہ نقصان ہو گا۔ اسی طرح کسی عمارت میں رہنے کے لئے اُلٹی سانس کے وقت داخل ہونا بہتر ہو گا۔ کیونکہ اس حالت میں ہر طرح بلکہ دوستوں سے ملاقاتیاں ان کے ساتھ دوستی رہنا نصیب ہو گا۔

ذکر و اذکار و عبادت میں بھی یہی چاہیئے کہ سانس اُلٹی چلتی ہو اس سے بہت جلد یہی غرض مقصود پر فائز ہو جائے گا۔

زیور سیدھی سانس کے وقت خریدنا منحوس ہے۔ اس سے دولت کے برباد ہونے کا سخت اندیشہ ہے۔ اگر کوئی دُبلا آدمی یہ چاہے کہ میں فربہ ہو جاؤں تو وہ سیدھی سانس کے وقت دودھ کھانا شروع کرے وہ جلد سے جلد قوی ہو جائے گا۔

اگر آرزو ہو کہ بچہ نرینہ پیدا ہو یا حمل ہو کر عورت کا حمل رہ جائے تو اس شخص کو مباشرت کرتے وقت خیال کرنا چاہیئے کہ سانس سیدھی طرف چلتی ہو۔ اس صورت میں انشاء اللہ مراد پوری ہو جائے گی۔ اول تو لڑکا پیدا ہو گا ورنہ حمل ضرور قائم ہو جائے گا۔ ہرگز قوت کم نہ ہو گی دفع براز کے لئے بھی جانے کے وقت یہی خیال رکھے۔ اس صورت میں ہمیشہ معدہ صحیح رہے گا۔

اگر کسی دشمن سے لڑنے جانے کی ضرورت ہو اور بغیر لڑے کام نہ بنے تو اُسی وقت جائے جب سانس سیدھی ہو کیونکہ اس صورت میں اُمید ہے

کہ دشمن کے قریب بھی وہ نہ آسکے گا یا دشمن اُس پر کوئی حملہ نہ کر سکے گا۔

کسی سے قرض اگر لے تو اس حالت میں لے کہ سانس سیدھی چلتی ہو کیونکہ اس صورت میں اُمید ہے کہ وہ قرضہ جلد تر ادا ہو جائے۔

جب تیر کمان سے تو پیکے بھی وقت جانچے کہ سیدھی سانس چلے ایسی حالت میں ہاتھ بچھو و بیسا نہ آسکے گا اُس کے نشانے خطا نہ ہوں گے اور مشق بڑھے گی۔

قاعدہ۔ اگر بحث وغیرہ کے لئے جاتا ہو یا کسی پیر کے پاس پہنچنا اور اپنا مقصد بیان کرنا ہو تو جس طرف کا نتھنا چلتا ہو اُسی طرف مجلس میں جا کر بیٹھنا چاہیے اس کے بعد جو کچھ دل میں ہو بیان کرے پوری کامیابی کی اُمید ہے۔

قاعدہ۔ اگر کسی پیر یا بادشاہ کے سامنے جائے تو چاہیے کہ اپنی سانس کو دیکھے اگر اس وقت دم شمسی جاری ہے تو اس شخص کے نام کے اعداد نکالے اور دیکھے کہ طاق ہیں یا جفت ہیں اگر طاق ہیں تو سمجھ لینا چاہیے کہ نہایت بہتر ہے اس صورت میں اُمید ہے کہ جو حاجت اس سے بیان کی جائے گی وہ اسکو پورا کر دے گا۔

قاعدہ۔ اگر زراعت یا جنگ یا جماع یا حمام یا ناخن ترشوانا یا علاج کرنا یا کسی گم شدہ چیز کو تلاش کرنا یا کسی ظالم کے سامنے جانا ہو تو تجارت اجرا کرے دم شمسی میں یہ سب کام حسب منشا ہوں گے۔

قاعدہ۔ جب صبح کو بستر سے اُٹھے تو خیال کرے کہ کون سا نتھنا

چل رہا ہے اگر سیدھا ہو تو سیدھا پاؤں زمین پر رکھے اور اگر بایاں ہو تو الٹا پاؤں زمین پر رکھے اور اگر سکھنا ہو یعنی دونوں نتھنے یکساں چل رہے ہوں تو دونوں پاؤں ایک ساتھ زمین پر رکھے ایسا کرنے سے بہتری کی اُمید ہے۔

قاعدہ۔ شغل شمسی کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور دم شمسی یک شنبہ اور پنجشنبہ کو کرنا چاہیے علی ہذا القیاس تمام قمری کام جمعہ اور دوشنبہ کو شروع کرنا بہتر ہیں۔ اور اگر دونوں نتھنے مساوی چلتے ہوں تو اس کے واسطے چہار شنبہ کا دن ہے مگر اسکو تجربہ کار لوگوں نے بہتر بتایا ہے۔

قاعدہ بحساب ساعات۔ ساعات کے لحاظ سے دن اور رات ستاروں اور برجوں کے حساب سے سانس کو دیکھ کر گردش ان کے مختلف حالات بتائے جاتے ہیں۔ اور شمسی و قمری دونوں کو پانچ حصوں پر منقسم کرتے ہیں۔ یعنی عناصر پنجگانہ میں سے ایک ایک سے منسوب کرتے ہیں جو چوبیس گھڑی میں ایک بار بادی و ہوائی آتشی اور پانی کی چال خاکی وآب یا آکاسی خیال کیا جاتا ہے۔

بعض یہ تقسیم اصطلاحاً قرار دیتے ہیں۔ یعنی پہلا آکاسی دوسرا بادی تیسرا آتشی چوتھا آبی پانچواں خاکی یہ سب ملا کر سو گھڑی ہوتا ہے جب یہ گردش ختم ہوتی ہے تو پھر خاکی پھر آبی۔ بعدہ آتشی بادی آکاسی سانس کی روانی ہوتی ہے بعض کا یہ قول ہے کہ ایک گھڑی خاکی آبی آتشی بادی آکاسی چلتا ہے اور ان سب کے چلنے کی شناخت سانس کے طول و عرض سے

ا۔ ڈھائی گھڑی کا ایک ساعت کہتے ہیں

https://www.facebook.com/AlHaamdKwakhana

کہ دشمن کے قریب میں وہ نہ آسکے گا یا دشمن اُس پر کوئی حملہ نہ کرسکے گا۔

کسی سے قرض اگر لے تو اس حالت میں لے کہ اس کی سیدھی چلتی ہو کیونکہ اس صورت میں اُمید ہے کہ وہ قرضہ جلد ادا ہو جائے۔

جب شکار کو جائے تو ایسے ہی وقت جائے کہ سیدھی سانس چلے ایسی حالت میں خالی ہاتھ واپس نہ آئے گا اُس کے نشانے خطا نہ ہوں گے اور مشق بڑھے گی۔

قاعدہ۔ اگر بحث وغیرہ کے لئے جانا ہو یا کسی میر کبیر تک پہونچنا اور اپنا مقصد بیان کرنا ہو تو جس طرف کا نتھنا چلتا ہو اُسی طرف مجلس میں جا کر بیٹھنا چاہئے۔ اُس کے بعد جو کچھ دل میں ہو بیان کرے پوری کامیابی کی اُمید ہے۔

قاعدہ۔ اگر کسی میر یا بادشاہ کے سامنے جائے تو چاہئے کہ پہلے سانس کو دیکھے اگر اس وقت دم شمسی جاری ہے تو اس شخص کے نام کے اعداد نکالے اور دیکھے کہ طاق ہیں یا جفت ہیں اگر طاق ہیں تو سمجھ لینا چاہئے کہ نہایت بہتر ہے اس صورت میں اُمید ہے کہ جو حاجت اس سے بیان کی جائے گی وہ اُسکو پورا کر دے گا۔

قاعدہ۔ اگر زراعت یا جنگ یا جماع یا حمام یا خط بنوانا یا علاج کرنا یا کسی گم شدہ چیز کو تلاش کرنا یا کسی حاکم کے سامنے جانا ہو تو بحالت اجرائے دم شمسی یہ سب کام اُسکے حسب منشا پورے ہوں گے۔

قاعدہ۔ جب صبح کو بستر سے اُٹھے تو دیکھے کہ کون سا نتھنا

چلتا رہتا ہے اگر سیدھا ہو تو سوتے وقت بایاں پیر پہلے رکھے اور اگر بایاں ہو تو داہنا پیر زمین پر رکھے اور اگر سکھمنا ہو یعنی دونوں نتھنے ایک ساتھ چل رہے ہوں تو دونوں پاؤں ایک ساتھ زمین پر رکھے ایسا کرنے سے بہتری کی اُمید ہے

قاعدہ۔ شغل شمسی کا ذکر اوپر ہو چکا ہے یکشنبہ سہ شنبہ پنجشنبہ اور جمعہ کو اگر داہنا بہنے علی ہذا القیاس قمری کا دوشنبہ اور چہارشنبہ کو شروع کرنا بہتر ہے۔ اور اگر دونوں نتھنے مساوی چلتے ہوں تو اُس کے واسطے چہارشنبہ کا دن ہے مگر اسکو تجربہ کاروں نے بہتر بتایا ہے۔

قاعدہ بحساب ساعات۔ ساعات کے لحاظ سے دونوں دم ستاروں اور برجوں کے حساب سے سانس کو دیکھ کر گردش دم کے مختلف حالات بتائے جاتے ہیں اور شمسی و قمری دونوں کو پانچ عنصر پر تقسیم کرتے ہیں۔ یعنی عناصر پانچ ہیں سے ایک ایک سے مزاولت کرتے ہیں ہر ایک ڈھائی گھڑی میں بدلتا ہے پہلے بادی اور پھر آتشی اور پھر آبی پھر خاکی اور پھر آکاسی خیال کیا جاتا ہے۔

بعض یہ تقسیم اسطرح قرار دیتے ہیں۔ یعنی پہلے اکاسی اور بادی پھر آتشی پھر آبی پھر خاکی یہ سب مجموعہ ایک گھڑی ہوتا ہے جب یہ گردش قمری ہے تو پھر خاکی پھر آبی پھر آتشی بادی اکاسی سانس کی روانی ہوتی ہے بعض کا قول ہے کہ ایک گھڑی خاکی آبی آتشی بادی اکاسی چلتا ہے اور ان سب کے چلنے کی شناخت اس کے طور و طریق سے

۱ ڈھائی گھڑی کو تقریباً ایک ساعت سمجھتے ہیں

https://www.facebook.com/AlHamdDwakdiana

ہو سکتی ہے۔ اس طرح کہ اگر سانس پیشانی کی طرف چڑھے تو وہ آتشی ہے۔ اگر پھیل کر چلے اور چار انگل سے زائد ہو تو وہ بادی ہے اور اگر نشیب کی طرف چلے اور دو انگل تک اس کی رفتار ہو تو خاکی ہے۔ اور اگر ترچھی چلے کے برابر ہو اور پھر محسوس ہو۔ نیچے کو نہ دیکھیں اور آٹھ انگل سے زیادہ اسکی رفتار رہے ہو تو وہ آکاسی ہے۔

بعض نے قیاس کی بنا پر سانسوں کی ذائقوں کی شناخت کا یہ طریقہ مقرر کیا ہے کہ حالت آرام میں خاکی اور خوش ذائقہ اور میٹھی ہوتی ہیں۔ اور غیظ و غضب کے عالم میں اور جب کہ کسی نیک [illegible] غالب ہو تو آتشی اور کرب و اضطراب اور بے آرامی میں بادی اور ملالت و عداوت کے متعلق اور دوسری باتوں سے دماغ کے مشغول ہونے کے وقت میں سانس کو آکاشی سمجھنا چاہیے۔

دوسری ترکیب آتشی خاکی آکاسی۔ سانس کی پہچان کے لئے حکماء نے چار طریقہ بھی مقرر کیا ہے کہ اتارے اور [illegible] ایک انگل کے مواقق اور برے حصہ کے دس تک سات انگل کے برابر کوئی سیدھی لکڑی [illegible] پر گاڑ دی جائے اور سکے سایہ کو انگلیوں سے ناپیں جسقدر ہو اس پر دو کا ضرب کر کے مجموعہ کو پانچ پر تقسیم کریں۔ اگر کچھ باقی رہے تو آکاسی سمجھیں اور ایک رہے تو بادی اور دو رہیں تو آتشی اور تین رہیں تو آبی اور چار رہیں تو خاکی جانیں۔ ان کے بچانے کے لئے تجربہ کرنے والوں نے

[illegible]

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

ایک یہ طریقہ بھی لکھا ہے کہ آدمی دونوں انگوٹھوں سے کانوں کے سوراخ بند کرے اور دونوں ہاتھوں کی بیچ کی انگلی ہونٹوں کے پاس اور شہادت کی انگلی سے منہ بند کرے اور دو چھوٹی انگلیوں سے ناک کے دونوں نتھنے بند کرے اور دونوں سب سے انگلیوں کے کونے [illegible] کھینچے اور اس جگہ پر نظر رکھے جو دونوں بھووں کے درمیان ہے یعنی پیشانی پر ایک قطرہ [illegible] کا ظاہر ہوگا اگر وہ قطرہ چوکونا اور پیلا ہو تو سمجھیں کہ اس وقت خاکی چلتی ہے اور اگر آدھے چاند کی صورت کا ہو اور اس میں سفیدی کی جھلک بھی ہو اور تری و سردی اس میں محسوس ہو تو اسکو آبی سمجھیں اور [illegible] سیاہ گول ہو اور اس میں طرح طرح کے نقطے ہوں تو بادی سمجھیں اور اگر تکونا نظر آئے اور سرخ ہو تو آتشی سمجھیں اور اگر کسی قسم کا قطرہ نظر نہ آئے تو آکاسی جانیں۔

قاعدہ۔ آبی اور خاکی سانس کے چلتے وقت جمالی کام کرے مثلاً تعمیر عمارت پیر کا دیکھنا استاد کی صحبت کرنا۔ جب دعوت وغیرہ شہر یا گھر میں داخل ہونا اصل [illegible] تحویل کے کام۔ دوسری جگہ کا سفر خرید و فروخت [illegible] کا علاج معالجہ دوستوں کی تدبیر یعنی بار دوستی کا عہد کسی [illegible] یا مال کا عقل سے حاصل کرنا عمل کیمیا کرنا یا جوگ کے عمل وغیرہ کرنا بہتر ہیں۔ اور اسی طرح آتشی اور بادی سانس کی حالت میں جلالی کام مثلاً کسی سے جنگ کرنا کسی ولایت کا فتح کرنا [illegible] کرنا غسل کرنا وغیرہ [illegible] بھیجنا کسی کو کسی کام سے روکنا بعض کے عمل کرنا وغیرہ مناسب ہیں مگر آکاسی سانس کے وقت کوئی کام نہ کرنا چاہیے۔

قاعدہ - اگر کسی بڑے آدمی سے ملاقات کرے یا کسی سے کوئی نفع
اٹھانا چاہتا ہے تو ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے کہ وہ شخص اس طرف رہے جس طرف کا
نتھنا چل رہا ہے۔ اور کسی قرضخواہ یا دشمن سے اگر سامنا ہو تو وہ اس طرف
رہنا چاہیے جدھر کا نتھنا چلتا ہو۔ اسی طرح جب بلندی پر چڑھے اور
سطح زمین کا سفر کرے تو چندرناری سانس ہونا چاہیے اور نشیب کی طرف
نیچے اترتے وقت سورج ناری۔

قاعدہ اگر سورج ناری سانس دو نوبت تک جاری رہے تو کوئی
چیز اس سے گم ہو جائے گی اور اگر تین نوبت چلے تو کسی دوست سے
کوئی صدمہ پہنچے گا اور اگر چار نوبت چلے تو بے حد نقصان کوئی چیز
ہوگا۔ پانچ نوبت چلنا بیماری کا نشان ہے چھ نوبت میں اپنے عزیز کسی
دشمن کے غالب ہونے کا نشان ہے۔ سات نوبت چلنا عورت سے کوئی
رنج پہنچنے پر دال ہے۔ اگر ایک مہینہ برابر چلے تو نہایت خراب ہے۔ دو مہینہ
برابر چلے تو موت کی نزدیکی کی دلیل ہے۔ اسی طرح اگر سانس قمری یعنی
چندرناری دو نوبت یعنی چار ساعت تک متواتر چلے تو یہ بھی دلیل ہے
تمام کام پورے ہونے کی امید کرنا چاہیے۔ چار نوبت تک متواتر چلنے میں
نئے خلعت پہننے کی امید ہے۔ سات نوبت چلنا خوشی و شادمانی کی
دلیل ہے کوئی خوشخبری سنے گا اور اپنی قوم میں سردار بنے گا۔ اگر قمری
میں کبھی چلتے سو رہا۔ تو موت قریب ہو جانا چاہیے۔

نوبت دو گھڑی کی ۱۲

قاعدۂ بحساب ساعات

اگر شمسی طرف سانس چار ساعت تک چلے تو فتوح غیب ہونے کی
دلیل ہے اور اگر آٹھ ساعت تک جاری رہے تو کسی جگہ سے کوئی چیز ملے گی
اور اگر چودہ ساعت تک جاری رہے تو کسی خوشی کا پیش خیمہ ہے۔ اور ایک
شبانہ روز متواتر چلے تو اپنی قوم اور جماعت میں سردار ہوگا اسی طرح اگر بائیں
سانس چار ساعت چلے تو غیب سے کچھ مدد ہوگی اور اگر دس ساعت چلے تو
دوستوں میں رنجش پیدا ہوگی۔ اگر تین ساعت تک جاری رہے تو اپنے
اعزا و اقارب سے کوئی بری خبر سنے گا۔ اگر دس ساعت چلے تو بیمار ہوگا اگر
بارہ ساعت تک چلے تو کوئی دشمن پیدا ہوگا اور اس سے کوئی مالی نقصان
پہنچے گا اور گھر میں جھگڑا ہوگا۔

اگر سانس متواتر دونوں نتھنوں سے چلتی رہے تو ویرانہ ہو جانے کا خوف ہے۔

قاعدہ- اگر کسی امیر یا بادشاہ کی ملازمت کا ارادہ ہو تو اس کے
نام کے حروف کے عدد ابجد کے قاعدہ سے نکال کر دیکھے اگر جفت ہیں تو
بہتری کی دلیل ہے بحالت اجرائے نفس قمری مگر وہ شمسی ہیں اگر جفت ہوں
تو برے ہیں اگر طاق ہوں تو بہتر ہیں۔

قمری سانس شوکل پچھ¹ یعنی اسوقت تک کہ چاند بڑھتا ہو
اپنا عمل کرتا ہے یعنی اسکے اثرات قوی ہوتے ہیں اور اس میں سے بھی

¹ شوکل پچھ اُجیالا پکھ ۱۲

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

چھ روز شمسی منکل جاتے ہیں یعنی چوتھی سے چھٹی تک اور دوسری سے دوسری تک اس پر عمل نفس شمسی کا رہتا ہے۔ اور اسکے اثرات قوت کے ساتھ ہوتے ہیں۔

اسی طرح شمسی سانس کا عمل کرشن پچھ یعنی نقص القمر یعنی چاند کی تاریخوں میں کہ چاند کا نور گھٹتا رہتا ہے ان میں سے بھی چھ روز قمری کے متعلق ہوتے ہیں یعنی چوتھ سے چھٹ تک اور دوسری سے دوادسی تک یہ دن قمر کے ہیں باقی شمس کے۔

ہفتہ میں جمعہ، دو شنبہ، چہار شنبہ، پنجشنبہ یہ تینے یعنی قمری سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور شنبہ، سہ شنبہ، یکشنبہ شمسی سے متعلق ہیں

بالا یعنی اوپر کی طرف۔ چپ یعنی بائیں کی طرف اور وید یعنی سامنے کی طرف قمری سانس سے منسوب ہیں۔ اور دکشن کی طرف اور پیچھے کی سمت اور سیدھی جانب شمسی سے متعلق ہیں۔

عناصر کے رنگوں کی پہچان

چونکہ سانس پر عنصر کا انحصار ہے اسکا دیکھنا اور پہچاننا ہر شخص کے لئے بہت ضروری ہے انسان کو چاہیئے کہ جب ایک پہر رات رہے تو دو زانو بیٹھ کر دونوں ہتھیلیاں گھٹنوں پر استوار رکھے کہ انگلیوں کا رخ

۱؎ چوتھی تاریخ۔ ۲؎ چھٹی تاریخ ۳؎ دسویں تاریخ۔ ۴؎ دوادسی یعنی بارھویں تاریخ ۵؎ کرشن پچھ، اندھیرا پکھ۔

پیٹ کی طرف رہے اسکے بعد مستعد ہو کر جہاں سے سانس کی آمد و رفت ہے نگاہ جمائے۔ پھر دو تین گھڑی سے غور کرے جب وہ ایک دو رات سانسوں کی صورت میں آمد و رفت رکھتے ہیں اطلاع بہم پہونچے گی اور آفتاب و ماہتاب اور سانسوں کے رنگوں اور عناصر کے رنگوں کے بیچ تجربے کے متعلق جواب دے سکے گا اور عناصر خمسہ کی کیفیت و ماہیت سے ضرور واقف ہوگا۔ مشاق کو اس بات کے معلوم کرنے میں کہ کس وقت کون سے عنصر کے موافق سانس چلتی ہے نہایت آسانی ہو جاتی ہے وہ اپنے مزاج کی خوبی سے اس بات کو پہچان جاتا ہے کہ کس وقت کون سے عنصر کی سانس ہے۔ عمل پر زور دینے سے یہ تمام حقیقت آشکارا ہو جاتی ہے۔

عنصر آتش یعنی ہوا خارج میں محسوس نہیں ہوتا اس کا رنگ سیاہ ہے اور ناک کے نتھنے کے اندر آمد و رفت رکھتا ہے جس وقت یہ جاری ہوتا ہے اس وقت بھیگی ہواؤں کے کم سے طبیعت مائل ہوتی ہے۔

تیج یعنی عنصر آتش جو بلندی کی طرف مائل ہے اور بقدر چار انگل کے چلتا ہے اسکا رنگ سرخ ہے اسکے چلنے کے وقت غیر معمولی کی خواہش ہوتی ہے۔

تیسرا عنصر خاک ہے تو سے جو سانس متعلق ہو وہ سولہ انگل میں چلتا ہے بارہ انگل اسکی مقدار ہوتی ہے اس کا رنگ زرد ہے

۱؎ تیج اس جگہ آگ کے معنی میں ہے ۱۲

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

اس کے عمل کے وقت میٹھی چیزوں کے کھانے کی رغبت ہوتی ہے
ماسے یعنی بادی۔ جس وقت یہ سانس چلتا ہے تو سے راہ چلتا ہے اور
آٹھ انگل اسکی رفتار ہوتی ہے اسکا رنگ سرخ ہے۔ اس کے چلنے کے
وقت کھٹی چیزوں کے کھانے کی رغبت ہوتی ہے
حل یعنی ہوائی۔ اس سے جو سانس متعلق ہوتا ہے وہ پستی کی طرف
چلتا ہے۔ سولہ انگل تک اسکی رفتار ہوتی ہے اس کا رنگ سفید ہے
اس کے چلنے کے وقت نمکین چیزوں کے کھانے کی رغبت ہوتی ہے۔

سانسوں کے بدلنے کا طریقہ

جس وقت سانس سیدھے نتھنے سے جاری ہو اور چاہے کہ
بائیں کی طرف سے چلنے لگے تو سیدھے پہلو سے لیٹ جائے یا
سیدھے نتھنے پر زور دے کر بیٹھ جائے۔ اسی حال میں تھوڑی دیر
توقف کرے سانس بائیں نتھنے سے چلنی شروع ہو جائے گی۔
اسی طرح اگر اس کے برعکس ہو تو برعکس عمل کرنے سے سیدھے
نتھنے سے جاری ہو جائے گی۔
سکھمنا یعنی دونوں نتھنوں سے کسی بلند جگہ پر چڑھنے یا تیز
چلنے یا دوڑنے یا کسرت کرنے یا جماع کرنے سے جاری ہوتا ہے
اس میں بجز ریاضت کے اور کوئی کام منع ہے۔

https: www.facebook.com/AlHamdDwakhana

دوسرا طریقہ اور تشریح

سانس دو قسم کی ہوتی ہے ایک وہ جو باہر سے اندر کی طرف متوجہ ہو
دوسری وہ کہ اندر سے باہر کی طرف آئے۔ قسم اول کو پورک اور دوسری کو
ریچک کہتے ہیں۔ اور یعنی جب سانس بائیں نتھنے سے جاری ہو اور سیدھے
کی طرف منتقل ہو تو یہ طریقہ ہو۔ جیسے کہ پہلے سیدھے نتھنے سے گزر کر وہ
آہستہ آہستہ جاری ہوتا ہے کے بعد میں دوسرے طریقے سے چلنے لگتا ہے
اسی طرح جب سیدھے نتھنے سے بائیں کرنے کی طرف جاتا ہے اس وقت
اس سانس کو جو سیدھے میں قدرے قلیل باقی ہو سنتی سمجھنا چاہیے
اس دیکھنے سے وہ قریب زوال ہے اس کو جو سیدھے سے بائیں کی
طرف داخل ہو راست کہتے ہیں۔
علم نفس کے مشتاق کو سانسوں کی تبدیلی کے وقت کا حال ضرور
معلوم کرنا چاہیے کیونکہ اس سے بہت کام پڑتا ہے جس وقت کسی
سانس کے متعلق دریافت کیا جائے گا جس وقت مدد اور فزونی پر ہو کہ زوال پر

چپ و راست انفاس کے شرح متعلق سفر

جو کوئی بائیں سانس کی روانی کے وقت علامت کی حالت میں
مغرب اور جنوب کی طرف روانہ ہو تو وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا
مشرق اور شمال کے سفر میں ناکامی ہوگی

اگر سانس اُلٹی جاری ہو اور قمری دن ہو تو وہ نہ ہونے سے پہلے سیدھا پیر جا کر کھڑا ہو اور پہلے اُلٹا قدم اٹھائے اور پھر مقصد کے حاصل کرنے کے لئے روانہ ہو کامیابی ہوگی

سیدھے نتھنے سے سانس چلنے کے وقت مشرق اور شمال کی طرف جانا بہتر ہے ان میں کامیابی کی امید ہے مغرب اور جنوب کی طرف کوئی کام نہ ہوگا۔

اگر سانس سیدھی چلتی ہو اور جب کا ہو یعنی شمسی سانس کے دنوں میں سے کوئی دن ہو تو چاہیے کہ سفر سیدھے قدم سے شروع کرے سفر کو جا کر پہلا قدم اٹھا کر تھوڑی دیر ٹھہر جائے پھر روانہ ہو یہ ہے کہ کام حسب دلخواہ انجام پائے گا۔

سکھمنا یعنی دونوں نتھنوں سے سانس چلتے وقت ہرگز سفر نہ کرے کیونکہ پریشانی کے سوائے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اور امید نہیں کہ وہ زندہ صحیح گھر واپس آسکے۔

تندرستی اور بیماری کے متعلق احکام

جس وقت کہ سانس خاکی یعنی بیچ جانب سے چل رہی ہو اور کوئی شخص آکر اپنے یا کسی دوسرے کے متعلق تندرستی یا تندرستی کے متعلق دریافت کرے تو جواب دینا چاہیے کہ تو اچھا ہو جائے گا اور اگر عنصر آتشی یا بادی میں ازالہ مرض کے متعلق دریافت کرے تو

جواب دینا چاہیے کہ یہ مرض مہلک ہے شفا ہوگی مگر دیر میں ہوگی۔

جس وقت سیدھی سانس کی روانی کے وقت کوئی بیماری کے دفعیہ کے لئے پوچھے تو جواب دینا چاہیے کہ جلد شفا ہوگی۔

اگر سانس اُلٹی چلتی ہو اور سائل سیدھی طرف جدھر کی سانس بند ہے کھڑا ہو کر دریافت کرے کہ میرے مرض کا ... کیسا ہوگا تو کہنا چاہیے کہ بہتر نہیں۔

جس وقت کہ سانس دائیں سے اندر کی طرف جا رہی ہو اور ازالہ مرض کے لئے کوئی سائل سوال کرے یا اور کسی کام کے لئے پوچھے تو جلد بہتری کی امید دلانا چاہیے۔

جس وقت کہ دم اندر سے باہر کی طرف آتا ہو تو جواب دینا چاہیے کہ مرض ہرگز زائل نہ ہوگا یا اور کوئی کام ہرگز نہ ہوگا۔

پریواشکل پچھ[1] کو جس وقت کہ خواب سے بیدار ہو دیکھے کہ کون سے نتھنے سے سانس چلتی ہے اگر اُلٹے سے چلتی ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ سترہ روز تک کی بیماری پیدا ہوگی اور اگر دیکھے کہ سانس سیدھے نتھنے سے چل رہی ہے تو سمجھے کہ دو چار روز کے بعد بخار آئے گا اور کوئی بیماری یا کوئی عارضہ ضرور ہوگا۔

پریواکرشن پچھ[2] کو جب سونے سے اُٹھے اور دیکھے کہ اگر دونوں ہی جاری ہے تو وہ ہفتہ تک بیمار نہ ہوگا اور اگر کوئی سانس چلتی معلوم ہو تو سمجھے کہ کوئی مرض سردی سے پیدا ہوگا

[1] پریواشکل پچھ پہلی تاریخ اجالا پاکھ ۱۲ [2] پریواکرشن پچھ پہلی تاریخ اندھیرا پاکھ ۱۲

سانس کے ذریعے سے ازالۂ مرض

اگر کسی شخص کو حرارت ہو خواہ صفراوی ہو خواہ بلغمی یا سوداوی اُسکے زائل کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ ناک کے سیدھے سوراخ کو ایک صاف پرانی روئی سے بند کرے۔ وہ اس طرح کہ سانس اس سے جاری نہ ہو سکے حرارت یا سر کا درد وغیرہ کم بلکہ زائل ہو جائے گا۔ یہ عمل مجرب ہے متعدد مرتبہ تجربہ ہوا ہے۔

بعض تپ اور خونی وغیرہ میں اُلٹے سوراخ کو بند کر کے سیدھے سے سانس لیں تو ازالۂ مرض قطعی ہو جائے گا۔

مرتاض[1] کا قول ہے کہ اگر کوئی دن کو اُلٹی سانس اور رات کو سیدھے نتھنے سے سانس لینے کی عادت ڈالے تو ہرگز کوئی بیماری اور سستی یا درد ہڈیوں میں جوڑوں میں سر میں یا دانتوں میں نہ ہوگا حرارت برودت اور رطوبت کا کبھی غلبہ نہ ہوگا۔ جادو اور سانپ کا زہر اور بچھو کا ڈنک اسپر کوئی اثر نہ کرے گا۔ ہمیشہ خوش و خرم اور جوان رہے گا۔ اس کے بال ہمیشہ سیاہ رہیں گے چند جوگیوں یا اُنکے مشاق لوگوں میں اس بات کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ سیدھا کھانا حالت دم شمسی میں کھانا چاہیئے کیونکہ اس سے کھانا جزو بدن ہوتا ہے اور دم قمری میں اسکے برعکس۔

[1] مرتاض ریاضت کرنے والا۔ ہندو عاملوں کے متعلق یہ لفظ مستعمل ہے۔

جب کسی کو زہر دیا گیا ہو یا سانپ اور بچھو نے کاٹا ہو یا دوسرے حشرات الارض یا موذی جانوروں سے ضرر پہونچا ہو۔ اگر اُسکی مندرجہ بالا طریقہ کے موافق عادت ہوگی تو فوراً ضرر زہر باطل ہو جائیں گے۔ اور اگر عادت نہ ہو تو چاہیئے کہ فوراً نفس قمری جاری کریں کہ یہ کام بھی مجرب ثابت ہوئے ہیں۔

اگر کسل یا اداسی ہو یا کہیں سے گر گئے ہو اور تھک گئے ہو تو قمری سانس لینے سے یہ سب برطرف ہو جاتی ہے۔ خفقان و درد اور غشی تک کا یہ مجرب علاج ہے۔

نفس شمسی میں عورتوں سے مباشرت کرنا بہتر ہے اس میں کسل یا ماندگی کمزوری وغیرہ کا جسم پر اثر نہیں ہوتا ہے۔ امساک زیادہ ہوتا ہے۔ اور اگر عورت حاملہ ہو جائے تو لڑکا پیدا ہوتا ہے نفس قمری میں اس کے برعکس۔

اگر مباشرت کی حالت میں خواہ کوئی سانس جاری ہو بیرونی ہوا کو اپنی طرف کھینچے اور چھوڑے تو بہت امساک ہوگا اور اس عمل کی مدد و مشق کرنے سے دماغ قوی اور پورا قبضہ ہو جاتا ہے۔ جب تک کہ خود نہ چاہے انزال نہیں ہو سکتا۔

حفاظت جسم کے طریقے

جو شخص اپنی ناک کے نتھنے کے دیکھنے کی عادت ڈالے مرتے وقت تک اسکی آنکھوں کی روشنی زائل نہ ہوگی۔

جو شخص روزانہ صبح کو تھوڑا کڑوا تیل کانوں میں ڈالے اور باقی ذرا سا تیل ڈال کر آنکھ میں لگایا کرے اسکو کبھی سرمہ وغیرہ کی ضرورت نہ پڑے گی

جو شخص صبح کے وقت منہ کلی کرنے سے پہلے دانتوں کو تھوک سے ... سے لعاب نکالے عمر بھر اس کے دانت جنبش نہ کریں گے۔

جو شخص ناک کے نتھنے کو بند کرکے پانی پینے کی عادت ڈالے اسکے جسم کی سستی چستی سے بدل جائے گی۔ اور کبھی اسکو نزلہ کی ور شکایت نہ ہوگی۔

جو کوئی اپنی نظر اپنی پیشانی پر رکھنے کی عادت ڈالے اس کو عجیب و غریب نور و قدرت نظر آنے لگیں گے۔

جو شخص صبح کے وقت پیشانی کو دیکھتا رہے اسکو احساس ہوگا۔

جو شخص رات دن میں ڈیڑھ پہر سے زیادہ نہ سوئے اور تھوڑی سی بھوک باقی رکھ کر کھانا کھائے عمر بھر اسکو کوئی مرض نہ ہوگا

خصوصیت کے ساتھ ان باتوں سے زیادہ احتیاط رکھے، بدبو کے طعام اور بیہودہ گفتگو۔ شہوت اور زیادہ مجمع میں رہنے سے پرہیز رکھنا چاہئے۔

جس شخص کا روزانہ صبح کو تمام عادت کو سیدھا تھوک چھوڑنے تو یقین کرنا چاہئے کہ وہ بیماری طاعون سے بچے گا۔

جو شخص روزانہ دن میں بائیں سیدھے نتھنے اور رات میں داہنے نتھنے کو روئی سے بند کرنے کی عادت ڈالے تو چند مہینے کی مداومت سے بچھو کے ڈنک کا اسکے جسم پر کوئی اثر نہ ہوگا اور وہ بیس کے

چند سانپ کا زہر بھی اسپر نہ چڑھے گا اور کوئی عارضہ جسم میں پیدا نہ ہوگا ضعف اور سستی کے اثر سے محفوظ رہے گا

جو شخص اسوقت سوئے کہ الٹی سانس چل رہی ہو وہ تندرست رہیگا

جو شخص الٹی سانس چلنے کے وقت پیشاب کرنے کی عادت ڈالے اس کو طبیب کی ضرورت نہ پڑے اور تندرست رہے گا

جو شخص الٹی سانس چلتے وقت دوا کھائے وہ دوا پورا اثر کرے گی۔

جو شخص سانپ کے زہر وغیرہ کا سیدھی سانس چلتے وقت علاج کرے وہ کامیاب ہوگا۔

مریض کی عیادت کو سیدھی سانس کے چلتے وقت جانا چاہئے۔

کشتی یا جہاز میں سیدھی سانس چلنے کے وقت سوار ہو تو بخیریت رہے اسی طرح تمام متحرک چیز پر سوار ہونا بہتر ہے۔

سال کی اچھائی برائی کا حال معلوم کرنا

بیساکھ کے مہینے میں جو ہندی سال کا مہینہ ہے سنکرانت[1] کے پہلے دن یا کبھی گیارہویں دن ہوتی ہے یا کبھی ایک روز کم ہوتی ہے عنقریب ہو اگر اسکے شروع ہونے کی ساعت میں الٹی سانس چلتی ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ اس سال بارش اپنے وقت پر ہوگی۔ اور ہر قسم کا غلہ پیدا ہوگا۔ اور غلہ ارزاں رہیگا مگر نسل زیادہ پیدا ہوگی تمام سال خوش حال رہیگا

[1] سنکرانت ہر مہینہ کی اس دن ہوتی ہے جو تاریخ سے ہر مہینہ کی سنکرانت معلوم کیجئے ۱۲

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

اگر سیدھی سانس چلتے دکھائی دے تو بے موقع بے وقت برسے گا اور غلہ کا نرخ متوسط درجہ کا رہے گا۔ جانوروں اور چاروں کی قلت ہوگی۔

اگر عنصر آتشی ہو اور سیدھی سانس کی طرف سے نمایاں ہو تو اس سال بارش نہ ہوگی اور غلہ پیدا نہ ہوگا قحط عام ہوگا بھوسہ وغیرہ کی سخت قلت ہوگی طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوں گی۔

اگر عنصر بادی کی حالت میں الٹی طرف سے دکھائی دے تو بے موقع بے وقت برسے گا۔ غلہ اور چارہ کی کمی رہے گی گزشتہ فصل کی ارزانی کی وجہ سے بقدر ضرورت حصہ کے رہا ہوگا ملک میں جانیں اور بادشاہوں میں لڑائیاں ہوں گی امید بیم اور خوف میں تمام سال ختم ہوگا۔

اگر عنصر خلا کے وقت دکھائی دے تو بہت ہی برا ہے۔ بھوک کے دروازے بند ہو جائیں گے کھیتی پیدا نہ ہوگی غلہ نہایت گراں رہے گا اور دنیا میں ایک ہنگامہ کا عالم رہے گا۔

تحویل[1] سنبلہ چیت کے مہینہ میں بھی گرانی اور ارزانی کی کیفیت بیساکھ کی طرح سمجھنی چاہیے۔

پوس کے مہینہ کی سنکرانت[2] ستائیسویں، اٹھائیسویں، پنجشنبہ جمعرات اور جمعہ کو پڑے تو اس سال میں گیہوں اور جو کم پیدا ہوں گے اور دودھ کا نرخ گراں رہے گا۔

اگر سکھمن سانس چلنے کے وقت بیساکھ کے مہینہ میں سنکرانت

---

[1] تحویل یعنی ... داخل ہونا [2] سنکرانت ہر مہینے میں ہوتی ہے

https: www.facebook.com.AlHamidDwakhana

دکھائی دے تو بارش بہت سخت ہوگی اور کھیتی تباہ ہو جائے گی غلہ کا نرخ کچھ گراں ہو جائے گا سلطنت میں انقلاب ہوگا اور طاعون بہت ہوگی۔ دودھیلے مال اس سال میں مر جائے گا۔

تیج[1] دوالی[2] شوکل پچھ ساون کے مہینہ میں پڑے تو اس سال میں بارش کافی ہوگی اور فصل ربیع عمدہ پیدا ہوگی خریف کو کچھ نقصان پہنچے گا۔

کیسے بند کو پرداتھ پڑے تو قحط کے آثار ہیں۔ اور راحت میں واقع نہ پڑے گا۔

اگر سہ شنبہ کے دن تیرتھ نوی پڑے تو بارش کم ہوگی اور زراعت پیدا نہ ہوگی اور بہ سبب بیماری کے آدمی بہت تلف ہوں گے۔

اگر چہارشنبہ کو تیرتھ پڑے تو قحط ہوگا تمام برسات میں ابر سیاہ چھایا رہے گا۔ مگر بارش نہ ہوگی۔

اگر نوی تیرتھ شنبہ کے دن پڑے تو اس سال ایک قطرہ بارش نہ ہوگی اور اکثر آدمی ضائع ہوں گے۔

اگر کاتک کے مہینہ میں تیج سے دوالی تک تمام ابر رہے تو سمجھ جاؤ کہ اساڑھ میں بارش خوب ہوگی۔

ساون بدی[3] اکادشی کو روہنی نچھتر[4] پڑے تو بارش خوب ہوگی۔

---

[1] تیج ہندی تاریخ۔ [2] دوالی ہندی تاریخ۔ [3] بدی اکادشی [4] روہنی نچھتر، نچھتر ستاروں کے ایک مجموعہ کو کہتے ہیں۔

متفرق سانسوں میں مجامعت وحمل کے اثرات

جیسا کہ کئی جگہ بیان کیا گیا ہے حمل سے سبھی قرار دو کے موافق مجامعت اسوقت کرنا چاہیے جس وقت کہ سیدھا نتھنا جاری ہو اگر اسکے خلاف ہوگا تو نتیجے خراب ثمرات پیدا ہوں گے۔ اسی طرح عناصر کی تشریح بھی کی گئی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ عنصر خاکی میں اگر مجامعت کی جائے اور اس سے حمل قائم ہو جائے تو چھ یا سات ماہ کے عرصہ میں وہ حمل گر جائے گا۔ اور اگر قائم باقی رہا اور اس کے لڑکا پیدا ہوا تو وہ بوجہ بیشمار تکالیف جسمانی اٹھا کر جلد ہی عدم ہو جائے گی اور کوئی علاج اسکے لئے کارگر نہ ہوگا۔

اگر الٹا نتھنا جاری ہو اور اسوقت عنصر بادی ہو اور عورت سے مجامعت کرے تو اسی وقت نطفہ قرار پائے گا مگر چند روز میں اسقاط حمل کے سبب سے اس کے دماغ میں سودا اور خرابی پیدا ہو جائیگی اور لڑکی پیدا ہوگی۔

اگر عنصر خلا کے وقت مجامعت سے حمل رہے تو بعد انقضائے مدت حمل لڑکا پیٹ میں غائب ہو جائے گا اور بڑی تکلیف ہوگی۔

اگر شخص بیچ دونوں نتھنوں کے چلنے کی حالت میں حمل رہے تو چند روز کی مدت میں یا وہ حمل گر جائے گا اور اگر قائم رہے گا تو ایسا لڑکا پیدا ہوگا وہ لڑکا صاحب بہت مشہور و معروف فقیر ہوگا۔

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

اگر کوئی شخص پوچھے کہ فلاں عورت حاملہ ہے یا نہیں ہے تو اگر سائل نتھنا جاری کی طرف ہے تو نفی میں جواب دینا چاہیے یعنی کہہ دینا چاہیے کہ وہ حاملہ نہیں ہے۔ اور اگر بند دم کی طرف ہے تو جواب دینا چاہیے کہ وہ حاملہ ہے۔

اور اگر دم قمری جاری ہو تو ہرگز ہرگز دو تین مرتبہ عورت سے مجامعت نہ کرنی چاہیے اس واسطے کہ اس سے رطوبت کے غلبہ کا سخت اندیشہ اور بیماری کا خوف ہے۔ بچپن پیدا ہونے کا ڈر ہے مگر دم آفتاب جاری ہو تو کوئی خوف نہیں ہے کیونکہ انزال کے وقت منی بہت کم نکلے گی اور کوئی نقصان نہ ہوگا۔

جوابات مولود بذریعہ سانس

اگر کوئی سیدھی سانس کے باہر نکلنے کے وقت سوال کرے اور اسوقت مسئول عنہ کا دم الٹا چل رہا ہو کہ میرے یہاں لڑکا پیدا ہوگا یا لڑکی تو کہہ دینا چاہیے کہ لڑکا پیدا ہوگا مگر زندہ نہ رہے گا۔

اگر سائل اور مسئول کے دم میں موافقت ہو یعنی دونوں کی سیدھی سانس چل رہی ہو تو جواب دینا چاہیے کہ لڑکا پیدا ہوگا اور زندہ رہیگا اور نہایت سعادتمند ہوگا۔

اگر سائل اسوقت سوال کرے کہ اسکی سانس الٹی چل رہی ہو اور مسئول عنہ کی سانس سیدھی ہو تو جواب دینا چاہیے کہ لڑکی پیدا ہوگی

مگر مر جائے گی۔ اور اگر حامل اور مسئول دونوں کی سانس آتی ہو تو جواب
دینا چاہیے کہ لڑکی پیدا ہوگی اور عمر طبعی تک زندہ رہے گی۔

اگر سکھنا سانس کے چلنے کے وقت یہ سوال کرے تو جواب
دینا چاہیے کہ جڑواں دو لڑکے پیدا ہونگے۔

اگر عنصر خلا کے وقت سوال کرے اور اسکا سانس بھی ویسا ہی چل رہا
ہو تو جواب دینا چاہیے کہ حمل ضائع ہو جائیگا۔ یا خنثیٰ بچہ پیدا ہوگا۔

دوسرا طریقہ اگر پوچھنے والا پوچھے کہ میرے یہاں لڑکا پیدا ہوگا یا
لڑکی تو فوراً اپنے دونوں نتھنوں کو دیکھے اور خیال کرے کہ کون سا چل رہا
ہے اگر پوچھنے والا دہنی کی طرف ہو تو اسکو بیٹا پیدا ہونے کی خوشخبری
سنانی چاہیے ورنہ لڑکی کی۔ اور اگر برابر ہوں تو جڑواں بچے۔ اگر حالت
پرسش میں مسئول عنہ کا کوئی نتھنا تیز چلنے لگے تو خبر دینی چاہیے کہ
بچہ پیدا ہو کر مر جائیگا

بعض لوگوں کا تجربہ ہے کہ اگر پوچھنے والا چندر ناڑی کی طرف ہو
تو لڑکی کا نشان دینا چاہیے ورنہ لڑکے کا اور اگر سکھنا ہو تو خنثیٰ کی علامت ہے
بعض کہتے ہیں کہ اگر دم خاکی یا آبی ہو تو لڑکے کی اور اگر آتشی یا بادی ہو
تو لڑکی کی علامت ہے اور آکاسی میں تو لڑکی امید ہی نہ رکھنی چاہیے۔

اگر ایسی حالت میں کہ سانس ایک طرف سے دوسری طرف تبدیل
ہو رہی ہو تو حمل کے متعلق سوال کیا جائے تو جواب دینا چاہیے کہ
حمل ساقط ہو جائے گا۔

غالب و مغلوب کے متعلق جوابات

جو دو شخص مقابلہ کا ارادہ کر رہے ہیں اگر وہ اپنی فتح و شکست
کے متعلق دریافت کریں تو پوچھنے والا جس طرف سے آیا ہو کہ
سانس اسی طرف سے جاری ہے تو جواب دینا چاہیے کہ فتح اسی کی ہوگی
اسی طرح اگر دوسرا سوال کرنے والا اس طرف سوال کرے جس طرف
کا نتھنا بند ہے تو اسکو بھی فتح کا امیدوار رکھنا چاہیے

اگر کوئی شخص دو آدمیوں کے متعلق جو باہم لڑنے والے ہیں
دریافت کرے کہ کس کی فتح ہوگی تو غور کرنا چاہیے پوچھنے والے نے جسکا
نام پہلے لیا ہے اسی کی فتح ہوگی لیکن شرط یہ ہے کہ سائل اس طرف
ہو کہ جس طرف سے سانس چل رہی ہو۔ اور جس کا نام بعد میں لیا ہے
اور سائل اس طرف ہے کہ ادھر کی سانس نہیں چلتی تو اسکی فتح ہوگی
اور اگر سائل اس طرف ہے جدھر کا نتھنا نہیں چلتا اور جسکا نام اول سوال
کیا تو جس کا نام اول میں لے گا اسکو شکست ہوگی

جنگ کے احتیاطی پہلو

جیسا کہ بیان کیا گیا جنگ اسوقت کرنی چاہیے جس وقت نتھنا
سیدھا چل رہا ہو۔
جو شخص مقیم ہے اسکو اسوقت جنگ کرنی چاہیے جسوقت اسکا

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

نفس قمری جاری ہو اور دشمن مقیم کے کہیں سے جنگ کا ارادہ کرے
تو حوالہ نفس شمسی کے وقت جنگ شروع کرے ان دونوں صورتوں
میں فتح کی امید ہے۔ یہ بھی قاعدہ ہے کہ جسوقت دشمن سے مقابلہ کرے
تو جو نفس جاری ہے اسکو دشمن کے مقابلہ سے پھیرے اور نفس خالی
اسکے مقابل رکھکر جنگ کرے اس قاعدہ پر عمل کرنے سے دشمن مغلوب
مغلوب ہوگا یا مرجائیگا عقل کو تعلق ہے کہ اس بات کوئی شک و
شبہ نہیں ہے۔

اسی طرح جب دشمن پر وار کرے تو سمت خالی سے کرے۔
اور جب دشمن سر پر آجائے اور وار کرنا چاہے تو جب نفس جاری
اس کے مقابل کر دے ہرگز زخمی نہ ہوگا۔ اور اگر زخمی ہوگا تو زخم
کاری نہ لگے گا۔

اگر نفس قمری جاری ہو تو قمر کے مقابل جیب رکھنے سے اور اگر
نفس شمسی جاری ہو تو آفتاب کو پس پشت یا سیدھی طرف رکھنے سے
لڑائی کرنا چاہیے امید ہے کہ فتح ہوگی۔
اگر مقیم کا نفس قمری جاری ہو اور چاند مشرق یا شمال کی جانب ہو
تو اسی کی فتح ہوگی اور اگر آنے والے کا نفس شمسی جاری ہو اور چاند
مقیم کے مغرب یا جنوب میں ہو تو آنے والا فتح پائے گا یہ بات اس طریقہ
سے معلوم ہو سکتی ہے کہ جب قمر منطقہ آتشی میں یعنی برج قوس میں ہو تو
وہ مشرق کی سمت مانی جائے گی اور اگر منطقہ بادی یعنی جوزا میزان دلو

میں ہو تو قمر غربی ہوگا۔ اور اگر منطقہ آبی یعنی سرطان عقرب حوت میں ہو تو
شمالی ہوگا۔ اسی طرح سورج کو قیاس کرنا چاہیے۔ دم شمسی کے جاری ہونے
کے وقت اگر کوئی شخص کسی قلعہ کی فتح یا جنگ کے لئے جانے کی اجازت
طلب کرے تو اجازت دے دینا چاہیے کیونکہ اس کو کامیابی ہوگی۔
اگر سائل اسوقت کہ سائل کا دم شمسی جاری ہو اور وہ صاحب جب
کھڑا ہو تو اسکو جواب دینا چاہیے کہ مبارک ہے اسی طرح اگر سائل
کا دم قمری جاری ہو تو بہتر ہے اور دم شمسی میں منع ہونا چاہیے۔
جو شخص سیدھی سانس چلتے وقت جب کہ عنصر آتش ہو جنگ کے
واسطے روانہ ہو تو یقینی فتحمند ہوگا۔
جو شخص کہ عنصر آبی کے وقت روانہ ہوگا زخمی ہو کر واپس آئے گا۔
جو سردار عنصر ہوا کے وقت جنگ کے لئے روانہ ہوگا۔ وہ جنگ
میں مارا جائیگا۔
جو شخص کہ عنصر خاک کے وقت روانہ ہوگا بغیر جنگ کے مصالحت
کے ساتھ واپس آجائے گا۔
عنصر آتشی جنگ کے واسطے بہتر ہے۔
اگر دو مخالف سردار سیدھی سانس کے چلتے وقت بارادہ جنگ سوار
ہوں تو ان میں سے اسکی فتح ہوگی جو پہلے سوار ہوا ہے۔
سکھمنا سانس کے چلتے وقت جو کوئی جنگ کے واسطے روانہ
ہوگا اسکو پھر واپس آنا نصیب نہ ہوگا۔

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

اگر کوئی شخص سوال کرے کہ غنیم کا لشکر آ رہا ہے یا نہیں تو اگر شمسی سانس چلتی ہے اور پوچھنے والا بائیں طرف ہے تو یہ نشان ہے کہ غنیم کا لشکر آ رہا ہے اور اگر پوچھنے والا سورج ناڑی یعنی سیدھے ہاتھ کی طرف ہے تو جواب دینا چاہیئے کہ لشکر نہیں آئے گا اور اگر سُشمنا ناڑی چلتی ہو تو سمجھنا کہ آکاسی ہو تو کوئی جواب نہ دینا چاہیئے۔

اگر صلح یا لڑائی کی جنگ کے متعلق سوال کیا جائے تو چندر ناڑی چلنے کے وقت جواب دینا چاہیئے کہ جنگ کی طرف صلح ہوگی۔ اگر سورج ناڑی کے وقت سوال کیا جائے تو جنگ کی طرف۔ اگر خالی سانس ہو تو لڑائی سخت برابر ہوگی اور سخت خونریزی ہوں گے اور اگر سُشمنا ناڑی یا آکاسی ہو تو دونوں طرف سخت نقصان ہو جائے گا اور اگر ایک ہو تو صلح ہو جانے کی امید ہے۔

اگر کوئی سپاہی دور دیس کے متعلق سوال کرے کسی وقت جب ... کہ خالی سانس ہو تو جواب ... کہ جنگ میں ... ہے کوئی صورت ہوں گے اور اگر ... ہو تو پوچھنے والا ... واپس آئے گا اور اگر ... شکست ... ہو جائے گا ... آکاسی ہو تو پوچھنے والا ... کی ناڑی میں ... ہو جائے گا ... تو صلح ہو جائے گا۔

اگر دو بیٹے ... کے متعلق سوال کیا جائے کہ ... بیٹے ولی کا ... عمر ... کا ... اسی ...

اگر چندر ناڑی سانس ہے تو وطنی کو اور اگر سورج ناڑی ہے تو غیر وطنی کو فتح ہوگی اور اگر پوچھنے والا بائیں طرف ہو اور سانس چندر ناڑی ہو تو نام کے اعداد جوڑ کر جو منقسم ہو جائے حرف جفت ہوں گے اسی کی فتح ہوگی۔

اگر پوچھنے والا سورج ناڑی کی طرف ہو اور سانس بھی سورج ناڑی ہو تو جس کے حروف طاق ہوں گے اسی کو فتح ہوگی اور اگر سانس آکاسی طرف ہو جدھر کا تنفس چل رہا ہے اور دونوں کے نام جوڑنے سے ایک سے حروف نکلیں تو جس کا نام پہلے لیا ہے وہ فتحمند ہوگا اور اگر پوچھنے والا ادھر ہے جدھر کا تنفس بند ہے تو صورت مندرجہ بالا میں اسکو فتح ہوگی جس کا نام بعد کو لیا ہے۔

بھاگے ہوئے کے متعلق جوابات

اگر قمری سانس کے چلنے کے وقت سائل نے کسی غلام وغیرہ کے بھاگنے کے متعلق سوال کرے تو یہ بہتری کی علامت ہے۔ اگر اسی طرف سے کہ وہ قمری جاری ہے اگر یہ سوال کرے تو بھاگنے والا زندہ جب باہر گیا اور اسکا بھی وہی تصرف چلتا ہو جو سائل جس کا چل رہا ہے تو جواب دینا چاہیئے کہ بھاگنے والا زندہ ہے۔

اگر اس طرف سے کہ جو یا ... جدھر کا دم جاری ہے تو بھی یہی مندرجہ بالا جواب دینا چاہیئے۔ اگر سمت مخالف سے سائل ہو اور اسوقت سانس کی رفتار تیز نہ ہو تو جواب دینا چاہیئے کہ مر گیا۔

https: www.facebook.com:AlHamdDwakhana

اگر اس حالت میں کہ سانس خاکی چل رہی ہو اور بھاگے ہوئے
کے آنے کے متعلق سوال کیا جائے تو جواب دینا چاہیے کہ وہ پکڑ
کر لایا جائے گا۔

اگر آبی کے وقت میں سوال کیا جائے تو جواب دینا چاہیے
کہ جلد وہ آ جائے گا اگر بادی کے وقت سوال کرے تو سمجھا جائے
کہ وہ کسی دوسری جگہ چلا گیا۔

اگر آتشی کے وقت میں سوال کیا جائے تو مر جانے کی علامت ہے۔

اگر آکاشی کے وقت پوچھا جائے تو کوئی جواب نہ دینا چاہیے۔

اگر کوئی شخص سوال کرے کہ بھاگنے والا کس طرف گیا ہے تو عنصر
کی خاصیت دیکھ کر حکم لگانا چاہیے اگر اس وقت عنصر آتشی ہے تو
بھاگنے والا مشرق کی طرف ہے اور اگر بادی ہے تو شمال مغرب
ہے اور اگر خاکی ہے تو جنوب کی طرف ہے۔

چونکہ عناصر کا معلوم کرنا کچھ دیر چاہتا ہے جس کی تفصیل اس کتاب
میں موجود ہے مگر چونکہ فوراً جواب دینے کی وجہ سے اتنی مہلت نہیں
مل سکتی اس لیے جلد سے جلد اس صورت سے عناصر کی حالت معلوم
کر سکتے ہیں کہ سوال کرتے ہی معلوم کرے اگر اس وقت سانس باہر
نکل رہی ہے تو سمجھے کہ عنصر آتشی ہے اور اگر تھوڑا اندر کو کھینچتی ہے تو
سمجھے کہ بادی ہے اور اگر جلد نکل رہی ہے تو آبی ہے اور اگر ٹھہر ٹھہر کے
ہی گر ہو تو خاکی ہے۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ جو سانس دائیں طرف جائے

وہ آتشی ہے۔ جو نیچے بہ جاتا ہے وہ بادی ہے اور جو بھاری چلتا ہے وہ
آبی ہے اور جو تحت چلتا ہے وہ خاکی۔ تجربہ کار کو اس کی شناخت
ہو سکتی ہے مگر مجھے ایک کامل شخص سے یہ معلوم ہوا کہ پانچ رنگوں کی
گولیاں جیب میں ڈال لے یعنی وہ رنگ کہ جس عنصر کا جو رنگ ہو
اسی کے موافق سینے کی گولیاں جیب میں رکھے جیسے ہی کوئی سوال
کرے فوراً گولی جیب سے نکالے جس رنگ کی گولی نکلے اس وقت
وہی عنصر ہے اسی کے موافق حکم کرنا چاہیے۔ یہ طریقہ نہایت ہی آسان ہے

اسرار دلی کے جوابات

اگر کوئی سوال کرے کہ اس وقت ہمارے دل میں کیا ہے اور کس قسم
کے خیالات ہیں تو اپنی سانس پر غور کرے اگر خاکی چل رہا ہے تو جواب
دینا چاہیے کہ اس وقت تجھے کھیتی درختوں یا زراعت وغیرہ کا خیال
ہے اور اگر سانس آبی ہے یا بادی تو جواب دینا چاہیے کہ جاندار کے
خیالات ہیں۔ اگر آتشی ہے تو جواہرات یا معدنی چیزوں کا خیال ہے اگر
آکاشی ہے تو کہنا چاہیے کہ صرف دھوکہ ہے تمہارے دل میں کوئی
خاص بات نہیں ہے۔

اگر کوئی شخص پوچھے کہ فلاں خبر جو اڑی ہوئی ہے صحیح ہے یا غلط
ہے اس وقت اگر آتشی چلتا ہو تو کہہ دے کہ سچ ہے اور اگر سب خالی ہو
تو کہہ دے کہ جھوٹ ہے اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے

https:/www.facebook.com.AlHamdDwakhana

بیمار کی شفا و عدم شفا کے جوابات

اگر کوئی شخص بیمار کی زندگی اور موت کے متعلق سوال کرے تو اگر بیمار کے نام کے عدد طاق ہیں اور جواب دینے والے کا دم شمسی ہے اور سائل بھی ادھر ہی سے بات کرے تو جواب دینا چاہیے کہ شفا ہو جائے گی اور اگر سانس قمری ہے اور بیمار کے نام کے عدد جفت ہیں اور سائل مسئول عنہ کے سانس کی طرف سے پوچھے تو بیمار کے مر جانے کی علامت ہے۔ بعض کا یہ مقولہ ہے کہ اگر بیمار کے متعلق سوال کرے اور مسئول عنہ کی سانس چندناری ہے مگر سائل سورج ناڑی کی طرف سے ہے تو بیمار مر جائیگا۔ اور اگر دونوں کی سمت متفق ہے یعنی چندر ناڑی سانس ہے اور سائل بھی چندناری کی طرف ہے تو یہ علامت صحت ہو جائیگا اگر اس وقت حال سورج کی سانس سورج ناڑی ہے اور سائل بھی ادھر ہی ہے تو بیماری کے طول کی علامت ہے۔ مگر مریض تندرست ہو جائیگا

بعض اس طرح جواب دیتے ہیں کہ سانس کو دیکھتے ہیں اگر وہ اوپر سے نیچے کو جا رہی ہے تو بیمار کی صحت کا نشان ہے۔ اور اگر سانس باہر کو سر سے نیچے کی طرف جاری ہے تو برعکس حکم جاننا چاہیے۔ جو سانس خوب چل رہی ہو اس کو نفس زندہ اور جو بند ہو اس کو مردہ کہتے ہیں علی ہذا القیاس تمام شمر کے چاروں ستارہ سے ... والے نصیب زدہ وغیرہ کی قاعدہ کے مطابق جواب دینا چاہیے

چونکہ علم نے مرگ و حیات کی خبر بھی ... شناختیں مقرر کی ہیں لہٰذا مناسب موقع پر کچھ کر وہ بھی لکھی جاتی ہیں۔ جواب دینے والے کو چاہیے کہ وہ سائل کے جواب میں تامل کرے اور ان علامات کے معلوم کرنے کے بعد جواب دے۔

اگر مریض کو آفتاب کی شعاع نظر نہ آئے تو چند روز میں مر جائے گا۔ اگر غور کرنے پر وہ جگہ جو دونوں ابروں کے درمیان ہے دکھائی نہ دے تو وہ نو دن کے بعد مر جائے گا۔ اگر آئینہ میں اپنی ناک دکھائی نہ دے تو چند روز میں مریض مر جائے گا۔

جب دونوں سانسیں ساتھ ساتھ چلیں تو مریض پانچ ساعت کے بعد مر جائیگا۔

جب سماعت میں تعطل عائد ہو تو ایک ہفتہ زندگی کا باقی سمجھنا چاہیے۔ بعض کہتے ہیں کہ ایک شب زندہ رہتا ہے۔

جب بصارت میں فرق آ جائے تو پانچ روز زندگی کے باقی ہیں

جب خوشبو اور بدبو کی تمیز نہ رہے تو تین روز زندہ رہیگا۔

جب زبان منہ سے باہر نکلے تو دوسرے روز مر جائیگا۔

جب تیل پانی وغیرہ میں صورت دکھائی نہ دے تو پانچ روز زندگی کے باقی رہے ہیں

اگر ناک نظر نہ آئے تو صرف تین روز موت میں باقی ہیں

جب سانس منہ سے نکلنے جانے لگے تو وقت موت بہت قریب

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

جب حرارت و حواس میں فرق آ جائے مزاج میں گرمی خشکی ہو یا بیماری سے تو
سمجھے یا سے کمی ہو۔ اگر حقیقت ہے تو سمجھے بجائے تری کے خشکی پیدا ہو جائے
تو وہ مریض زندہ نہ رہے گا۔ ہر شخص کی خود ... بیمار ہو جب تم چاہتی
ہے ہر ایک وہ جی کا سا عالم رہتا ہے۔ آنکھوں میں ایک سردی
خفیف سی رہتی ہے اور دل بھولا بھولا سا رہتا ہے
جب آواز میں فرق پیدا ہو جائے تو وہ جلد سے زیادہ زندہ
نہیں ہوگی۔
جب زبان کا مزہ بدل جائے تو وہ روز زندگی کے باقی ہیں۔
جب چہرے کے تمام خط و خال متغیر ہو جائیں تو بار بار دیکھنے سے زندگی
کی امید نہیں ہے۔

جوابات عام

اگر کوئی سائل سانس کے جاری ہونے کے وقت کوئی سوال کرے
تو جو کچھ سوال کیا ہے وہ اگر جاری ہو تو بلا تکلف جواب دینا چاہیے
کہ وہ کام ہو جائے گا اور اگر خالی نتھنے کی طرف سے آ کر سوال کرے
تو جواب برعکس دینا چاہیے۔
اگر سائل مسئول عنہ کے مقابل میں ہو یا چھت پر ہو یا اونچی
جگہ پر کھڑا ہو یا نیچی طرف ہو تو ان صورتوں میں جانب چپ شمار کرنا
چاہیے اگر اس وقت سانس بائیں جاری ہو تو بھی جواب بہتر دینا چاہیے

https: www.facebook.com.AlHamdDwakhana

اگر سائل سیدھی طرف یا پشت یا نیچی جگہ پر ہو تو اس صورت
میں اسکو سیدھی طرف سمجھنا چاہیے۔ اور اس صورت میں اگر سانس شمسی
ہو تو جو کچھ وہ پوچھے اس صورت میں بہتر جواب دینا چاہیے۔ اور اسکے
برعکس جواب دینا چاہیے۔
دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اگر سائل سوال کرتے وقت نفس شمسی کی طرف
ہو تو عبارت سوال کے عدد نکال کر گن لیجیے جفت ہیں یا طاق۔ اگر طاق
ہو تو اس کا کام ہو جائے گا اور اگر جفت ہے تو کام ہونے کی
امید نہیں ہے۔ اسی طرح اگر نفس قمری کی طرف سائل ہو تو اس
کے حروف سوال کی طرف توجہ کرے اور جفت کرکے دیکھے اگر جفت
ہے تو بہتر ہے ورنہ برعکس۔
بیان کیا گیا ہے کہ نفس شمسی میں حاجت بادشاہ وغیرہ سے چاہی جا
سکتی ہے اس کے پورے ہونے کی امید ہے اگر سیدھی طرف سانس زیادہ
چلنا انسان کی پرورش خاطر کی دلیل ہے اور کاموں کا شروع کرنا
نفس قمری میں اچھا ہے۔
جب صبح کو اٹھے تو دیکھے کہ کون سی سانس چل رہی ہے اور
دیکھے کہ اس روز کے تاریخ سے موافق ہے یا نہیں اگر موافق ہو یا
موافق کر سکے تو تمام خوشی اور شادمانی کے کام اس روز انجام دے
سکتا ہے۔ اور اگر اس روز کے تاریخ اور سانس میں موافقت نہیں ہے
تو وہ دن نحس ہے اس روز کوئی ایسا کام نہ کرے ورنہ پریشانی ہوگی

ستاروں کی ترکیب اور تاثیر یہ ہے۔ زحل مؤنث مشتری مذکر مریخ مذکر۔ شمس مذکر، زہرہ مؤنث، عطارد خنثیٰ، قمر مؤنث ہے۔

دائیں کی تاثیر یہ ہے شمس مریخ مشتری مذکر۔ دو قمر مؤنث۔ عطارد خنثیٰ، چاند، زہرہ مؤنث، مشتری مذکر مجموعہ مؤنث۔

اگر کوئی شخص تیز سے تیز پڑھ کے بادشاہوں یا نوکری وغیرہ کے لئے۔ تجارت کے متعلق سوال کرے تو اگر اس وقت عنصر آبی ہو تو جواب دینا چاہیے کہ جلد کامیابی ہوگی اور اگر خاکی ہو تو بہ دیر درمیانہ ہو تو بہت تھوڑی دیر۔ اور آتشی ہو تو جواب دینا چاہیے کہ فائدہ کے بعد نقصان کا خدشہ ہے۔ اور کامیابی ہو تو کوئی کام نہ ہوگا۔

اگر بیمار کے متعلق دریافت کیا جائے اور اس وقت سانس خاکی یا آبی ہو تو جواب دینا چاہیے کہ درست ہو گی۔ اگر عنصر آبی میں ہو تو تندرستی کی امید ہے اور اس وقت عام طریقہ سے وہ صحیح ہو جائیگی اور اگر ہوائی ہو تو جواب دینا چاہیے کہ بدقت صحیح ہوگا مگر دیر کی امید ہے اور اگر آتشی ہے تو کچھ ترتیب ہوگا۔

اگر کھیتی کے صحیح مقصد کے متعلق سوال کریں تو اگر سانس آبی یا مٹی یعنی خاکی ہو تو بھی پیداوار رہے گی اگر خاکی میں دو پایہ ہوگی اور اگر ہوائی ہو تو پیداوار درمیانی ہوگی اور آتشی ہو تو پیداوار حاصل نہ ہوگی۔ کامیابی میں غلطی کو جواب دینا چاہیے۔

https://www.facebook.com AlHamdDwakhana

سانس کے ذریعہ سے حب کے عمل

سات روز صبح کے وقت جبکہ دم قمری جاری ہو سات گھونٹ پانی اس وقت پئے جبکہ سانس باہر جا رہی ہو۔ یعنی جب سانس اندر سے باہر آئے اس وقت ایک ایک گھونٹ کر کے پی لے یکدم نہ پی لے۔ اور پینے میں اس معشوق کو اپنے حکم کا تابع تصور کرتا رہے اس عمل سے اس کو سخت محبت ہو جائے گی۔

اگر کوئی شخص کسی عورت پر عاشق ہو تو قمری سانس چلتے وقت سلیل کی کنکری بقدر سات انگلیوں کے لے کر کسی جگہ گاڑ دینا چاہیے۔ وہ نہایت مہربان ہو جائیگی۔

اسی طرح اگر حالت مجامعت میں عورت کے ہونٹ پر ہونٹ رکھ کر سانس لے مگر اس وقت کہ نفس شمسی جاری ہو۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں جو مرد کی سانس سے ہو نکلے گی اسی سے وہ عورت سانس لے گی یا کمال درجہ کی محبت حاصل ہو جاتی ہے۔ مرد کی سانس میں شریک ہو گی اور جس کا ایک دفعہ سانس عورت کے سینے میں پہنچے وہ سخت تابعدار ہو جاتی ہے۔ اگر عورت بیمار ہو تو بھی یکسی سانسیں مرد کے سینے میں پہنچا دے مگر شمسی سانس ہی ہونا چاہیے۔

اگر اکیس یا سات سانسیں سیدھی عورت کے کان میں پہنچا دی جائیں تو محبت کے لئے وہ بھی اکسیر ہیں۔

تسخیر دولت کے واسطے یہ عمل بے مثل ہے کہ جب آفتاب برج سرطان میں ہو
غروب کے طلوع ہونے کے وقت جبکہ دم قمری ہو، چار لکڑیاں ببول ببیل
جھنڈ کیکر وغیرہ کسی شیریں میوہ دار درخت سے لیکر چار لکڑیاں چار ہاتھ
گاڑ دے اور دو لکڑیاں ان کے درمیان میں ایک اپنے نام سے اور ایک مطلوب
کے نام سے گاڑی جائیں۔ عمل میں سے اور پر ہے۔ اور ایک کچا دھاگا
لے کر سات بار لپیٹے ان لکڑیوں پر یہ کہتے ہوئے کہ فلاں کی دوستی
کے لئے بیٹھا ہوں لپیٹے۔ اس عمل سے وہ عزیز ترین مخلوق ہوگا۔

اگر کوئی شخص محبت کی خاطر ہو تو اس وقت جبکہ قمری سانس چل رہی ہو
کسی دریا میں جاکر ایک سو تمر پھولوں کی ایک قسم کے لے کر جمع کرے۔ اسکے
بعد دریا پر جاکر ایک ایک پھول اسکا نام لے کر دریا میں ڈالتا جائے
یہاں تک کہ تمام پھول دریا میں ڈال دے۔ وہ شخص بے حد مہربان ہو جائیگا۔

اگر کسی کو سچے دل سے دوست رکھنا ہو تو دم شمسی کے چلنے کے وقت
سات مرتبہ سلگے سیدھے پاؤں کی خاک اٹھا کر دوسری خاک میں اس شخص
کے دروازے کے سامنے ڈال دے اور وہاں سات دن تک بنا دے جیسے ہی
نکلا ہو اس دن وہ پڑھے گا دوست ہو جائے گا اور ہر وقت عمل
کرنے والے کی طرف اسکی توجہ مبذول رہے گی۔

اگر کسی دشمن کو سچے دل سے زیر کرنا ہو تو پیر کے دن قمری سانس چلتے
وقت اسکے سامنے جاکر اس کے پیچھے کی طرف کھڑا ہو جائے۔ اسکی دشمنی دوستی
سے تبدیل ہو جائے گی۔

بغض کے عملیات سانس کے ذریعے

دشمنوں کی زبان بندی کے لئے یہ عمل مجرب ہے جس وقت کہ دم قمری
چلتا ہو سات ٹکڑے موم کے بائیں مٹھی میں لے لے اور ان کو منہ سے
نکال کر سب کو اپنے ہاتھ سے پھر اس شخص کے پاس چلا جائے
جو کوئی ہے اس کی زبان بند ہو جائے گی۔

اگر چاہے کہ دشمن ذلیل اور پریشان ہو جائے تو دم شمسی کے چلنے کے
وقت مرگھٹ میں جاکر جلے ہوئے مردہ کی خاک سے دو مٹھی اٹھا کر
دھکڑ دریا کے کنارے چلا جائے اور دشمن کا نام لیکر پھینک دے اس طرح کہ
جس وقت کہ سانس باہر نکلے وہ خاک دریا میں ڈال دے وہ شخص ذلیل
اور پریشان ہو جائے گا۔

دشمن کی ہلاکت کے واسطے دم شمسی کے چلنے کے وقت کسی مردہ کی
جلی ہوئی خاک لے کر ۲۱ دانہ سرسوں کے جس میں ملاکر مدینے کی لکڑی
لیکر آگ جلائے اور وہ سرسوں ملی ہوئی خاک تیس مرتبہ کرکے سیں
چھوڑ دے اور دشمن کا دھیان رکھے۔

اگر دو شخصوں میں دشمنی کرنی منظور ہو تو دم شمسی کے جاری ہونے کے
وقت تیشہ سے ایک سو بیس جگہ ہرے درخت کو کھود دے۔

جس لکڑی سے مردہ جلائے ہیں وہ چار لکڑیاں آدھی جلی ہوئی
لے آئے اور دم شمسی کے ابھرنے کے وقت جہاں دشمن رہتا ہو وہاں گاڑ دے

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

دشمن اپنی جگہ بے حس و حرکت رہ جائے گا اور عمل بگڑ نہ سکے گا۔

جس وقت کوئی سواری ہو تو کالے گدھے کے کان سے تھوڑے بال کترے اور کوے کے پر کے ساتھ پیپل کی طرف چار مرتبہ اور ذکی حرکت تین مرتبہ دشمن کا نام لکھ کر چھوڑ دے وہ شخص ... وارد ہو جائے گا۔

اگر دشمنوں میں جھگڑا کرانا منظور ہو تو سورج کے ساتھ پھول ... کی ... کے ابھرنے کے وقت ... دونوں دشمنوں کا نام لے کر جلا دے دشمنی ہو جائے گی۔

اگر کسی دشمن کو دوست بنانا ... منظور ہو تو شمسی کے ... کے وقت پیپل کی ایک لکڑی بقدر بالشت ... کے لے کر بیٹھ جائیں ... دشمن کے پاس چلا جائے جب وہاں سے ... لکڑی اس کے ... کے سامنے ... کر دے اس وقت کے بعد وہ دوست ہو جائے گا

جوگیوں کے بعض عمل جو سانس سے متعلق ہیں

جو چند عمل ... جوگیوں کے متعلق ... بیان کیے جاتے ہیں ... ظاہری ... کی کتاب ریاضت میں ... فقیروں ... سے کوئی ... کمالات کے ... وجہ سے ہمیشہ ...

https: www.facebook.com.AlHamdDwakhana

نیچے ایک انگیٹھی کوئلوں کی آگ سے بھری ہوئی رکھی تھی اور آگ کا درجہ برابر تیز ہوتا تھا۔ الٹے پاؤں کے توے سے ہمیشہ حسین ... خوب کی چھاتیوں پر مساس کرتا تھا مگر کبھی جوش ہوا اور شہوت کا کچھ اثر ہوتا تھا۔ اسی طرح ہندی کتابوں میں مرقوم ہے کہ ... شیو جی مہاراج نے بہت سے ... پچاس ... ہو گئے ... کیلاش کے پہاڑ پر بیٹھے ہوئے ... عبادت و ریاضت میں مصروف ہیں اور پاربتی جی ان کے قدموں میں بیٹھی ہیں مگر کبھی ان کو حاجت ... کی خواہش نہیں ہوتی کہتے ہیں کہ یہ سب ... جوگ کا اثر ہے۔ ... اپنے نفس پر پورا قابو پانا چاہے اور اپنی ... کی ... ہو اسکو ... جوگ کامل کرنا چاہیے مگر کرنے سے پہلے دل میں ... پرہیز بہت ضروری ہے۔

... بہت گرم اور بہت ٹھنڈی ... تیز ... اور بادی چیزوں سے پرہیز کرتا رہے۔ ... لہسن، پیاز، شلجم ... ایک سو ... عمل ہیں ... ایسے ہیں کہ ... کر سکتے ہیں ہم ان میں سے کچھ لکھتے ہیں

(۱) جس وقت پیشاب کرنے کے لیے بیٹھے تو سانس کو کھینچے اور پیشاب ... ایک ایک قطرہ پیشاب کی عادت ڈالے۔ جب قضائے حاجت کی ضرورت ہو تو بائیں طرف ... کر بیٹھے ...

شخص ایسا کو جو دریافت کرے ہر تجربہ کار سے معلوم ہو سکتی ہے اپنے ہاتھ
کی ہتھیلی سے دبائے اور سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے سے بایاں نتھنا دبائے
اور سیدھے نتھنے سے سانس زور سے کھینچے اور چار لحظ تک روکے رہے
بعد ازاں آہستہ آہستہ بائیں طرف سے سانس کو نکالدے اور اس حالت میں
اپنی پیشانی پر نظر رکھے یہاں تک کہ اس طریقہ سے پیشاب ذرہ ذرہ نکلے جب
پاخانہ سے فراغت ہو تو بس اکڑ کر بیٹھ جائے اور چار گھڑی تک
پیشاب نہ کرے اس عمل سے انسان کے زور و قوت میں بہت اضافہ
ہو جاتا ہے مگر اس عمل کو مشاقوں سے سیکھے اور ایک جاننے والے
سے واقفیت کرنا ضروری ہے خود نہیں ہو سکتا

دوسرا طریقہ

ہر وقت یہ خیال رکھے کہ سانس کو نہایت آہستگی سے کھینچے اور چھوڑے
اور ہر وقت اس عمل میں مشغول رہے۔ چھ مہینے کے بعد اسکی یہ عادت ہو جائیگی
اور اگر سو جائیگا تب بھی اسکی یہ بیداری کی صفت موجود رہے گی
یعنی سوتے میں بھی وہ مراقبات کو سمجھیگا اور جو کچھ اس عالم میں سنے گا
وہ بات اسکو یاد رہیگی اسکی طبیعت سے مرض دور ہو اور شہوت وغیرہ کی
حرارت اور ہوائے نفسانی ہر وقت جوش و درم رہے گا

دوسرا طریقہ

کھانے سے پہلے تھوڑا پانی پیے اگر پیاس سے زیادہ ہو جب خوب
بھوک لگے تب کھانے کے بعد پیے۔

پی لیجئے اور دونوں نتھنے بند کرے اور دو پائی آہستہ آہستہ نکالے کہ طریقہ یہ رہے گا
رہے گی یہ چونکہ جلدی کے واسطے وحشت ہے اس سے اسکو یہ چاہیئے کہ
داہنی طرف کے کونے پر انگوٹھا رکھکر بائیں طرف سے پانی نکالے ایک مہینہ تک
اس عمل کے کرنے سے کوئی مرض نہیں پیدا ہوگا۔ یہ عمل مجرب ہے

دوسرا طریقہ

ایک سفید کپڑے سے ہم کنگنی کے جو مقدار میں ۲ ہاتھ لمبی ہو وہ
چار انگل چوڑی ہو اسکو پانی میں بھگو کر نگل جائے آہستہ آہستہ
نگلے پہلے ہفت روز ایسا کرنے سے عادت ہو جائیگی اور جب نگل سکیگا
جب بجز ایک بالشت ایک ہاتھ کے باہر رہ جائے تو تھوڑی دیر ٹھہر جا
اسکے بعد آہستہ آہستہ اسکو باہر کی طرف کھینچنا شروع کرے جب عادت
ہو جائے تو ہفتہ میں ایک دفعہ یہ عمل کرتا رہے تاکہ تمام امراض معدہ کی
درد بلغم ثقل قے وغیرہ کے رفع ہو جائیں گے
نہایت عمدہ اور مجرب ہے۔

دوسرا طریقہ

کچے سوت سے ایک تیر ۱۲ یا ۱۳ گز کا بنائیں گز زیادہ لمبائی کا بھی
ہو تو کوئی نقصان نہیں ہے غرض یہ کہ سخت ہو۔ طول میں برابر ہاتھ
ہونا چاہیئے۔ جب سیر تھوڑا گرم کریں اسکو پی لیجئے پھر وقت
جب تھوڑا ہو جائے تو پہلے اسے سیدھے نتھنے میں ڈالے جب وہ حلق میں
پہنچ جائے تو دو چار مرتبہ کرکے نکال لے پھر دوسرے نتھنے میں ڈالے

https://www.facebook.com AlHamdDwakhana

اور نگاہ سے اسی طرح چاہ یا نگ کر تار ہے اس عمل سے نگاہوں کی تمام بیماریاں جاتی رہیں گی اور آخر وقت تک بینائی کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا

دوسرا طریقہ

کھانا کھانے کے بعد کنگھے کو صاف کرے اور دیکھے یہ عمل بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔

دوسرا طریقہ

اپنی پیشانی پر نظر جمانے کی عادت ڈالے جس سے قوت روحانی کا ست پیدا ہوتا ہے۔

دوسرا طریقہ

چہرے پر کل ناک کے سامنے دیکھنے کی عادت ڈالے اور پھر رفتہ رفتہ پیشانی پر نظر جمائے نور حقیقت کا مشاہدہ کرے گا جو چہرہ [illegible] پیدا ہوگا صبح کے وقت چار گھڑی متواتر یہ عمل کرے آنکھ کے پھوڑے اور ناخنہ وغیرہ کو دور کر دیتا ہے اور بینائی بقدر تیز ہو جاتی ہے کہ دور تک دیکھ سکتا ہے۔

دوسرا طریقہ

کان ہونٹ آنکھ وغیرہ درد زدہ جسم کے درد دور کرے اور ایک خاص نور کے ظہور کا خیال کرے جو جسم کی طرف [illegible] ورم کو کانوں کی طرف سے جو درد [illegible] کھینچے۔ اسی وقت [illegible]

کھٹکھٹا بانسری نقارہ بین گرنٹ سنکھ [illegible] اور جب تک یہ عمل کرے سے الہام غیبی کا دروازہ دل پر کھل جائے گا۔

دوسرا طریقہ

چاندنی یا دھوپ میں جب آفتاب طلوع ہوتا ہو یا چراغ کی روشنی میں پانچ ساعت کھڑا ہو کر سر جھکا کر اپنے سایہ پر نظر جمائے رہے چند روز میں اس عمل کی برکت سے اپنے عکس کو جو ہوا میں معکوس ہے دیکھے گا جو سات ماہ تک دیکھنے کے بعد اس سے جو حالات دریافت کرے گا وہ جواب دیگا اور آئندہ اور غیب کی خبریں بتائے گا اگر چھ ماہ تک آئینہ میں اسی طرح [illegible] اپنے عکس پر نظر جمائے رہے تو سات آٹھ ماہ میں یہی صورت پیدا ہوگی۔

دوسرا عمل

ہر وقت ہر آن پر کہ [illegible] سے اوپر حرکت کرتی رہتی ہے اور وہ جگہ جوڑ کی ہے پس خیال جمائے رکھے تو اس کی سانس اسکے اختیار میں آجائے گی اور اسکے تغیر ہوش کبھی اس کو زوال نہ ہوگا۔ نگاہوں کی روشنی بڑھتی جائے گی۔

دوسرا عمل

چاہیے کہ دونوں [illegible] پر نظر جمائے اور جب تک کوئی [illegible] چراغ کی طرح دکھائی نہ دے اس وقت تک اپنے آپ کو کسی دوسرے

سلہ یہ [illegible] سے اوپر رہتی ہے۔

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

کام میں مشغول رکھے۔ جوگیوں کے یہاں یہ ریاضت کا پہلا درجہ قرار دیا گیا ہے۔

دوسرا عمل

اسی طرح رفتہ رفتہ سہولت کے ساتھ کسی چھاتی کے نیچے جہاں دل کا مقام ہے، دیکھنا شروع کرے اور جب نگاہ جمانے کی عادت پڑ جائے اس کے بعد دل کا مشاہدہ ہوگا اور اس قدر روشنی دکھائی دے گی کہ چاہے تو سوئی میں تاگا پرو سکے گا۔

دوسرا عمل

پھیپھڑوں جو دل کے نیچے ایک بڑی رگ ہے اور ریاضت کرنے والے کامل اس کو جانتے ہیں۔ اس کا منہ نیچے کی طرف ہے۔ اس کو رفتہ رفتہ پھیر کر اوپر حلق کی طرف لائے [illegible] صاف ہو جائے اور دونوں طرف سے اوپر چکی کے پاٹوں کی طرح پھرنے لگیں اور گرہ ناف کے نیچے سے [illegible] تاکہ وہ سحل جو اب دیر سے باقی رہتی ہے نکل جائے اور [illegible] صحیح و سالم رہے۔ مگر یہ عمل بغیر کسی کامل کے بتائے ہوئے ہو سکتا ہے نہ کرنا چاہیے۔ جب حسب اچھی طرح ماہر ہو جائے تو یہ عمل کرنا شروع کرے کہ اپنے دونوں ہاتھوں سے تلوے بٹھا کر منہ میں لے اور دم کشی کرے اس سے معدہ کی غلاظت جو معمولی طور پر بعد باقی رہتی ہے وہ بھی نکل جائے گی اور معدہ بالکل صاف ہو جائے گا۔

دوسرا عمل

منہ بند کرکے اور اپنے دونوں نتھنوں سے سانس لے کر جتنا ممکن ہو حبس دم کرے اور الٹے نتھنے سے بسہولت دم کو چھوڑتا جائے۔ اس عمل سے کف، بلغم، صفرا اور [illegible] کے کچھ عوارض بڑھ جائیں گی مگر وہ کوئی نقصان نہ کرے گی۔

دوسرا عمل

سیدھے نتھنے سے سانس کو آہستہ آہستہ کھینچ کر حبس دم کرے اور پھر آہستہ آہستہ الٹے نتھنے سے چھوڑ دے۔ اس سے تمام امراض بلغم، [illegible] اور [illegible] کے مرض اور زیادہ بھوک پیاس کم [illegible] رفع ہو جائے گا۔

دوسرا عمل

تالو پر جو ایک قسم کی [illegible] رہتا ہے اور حرارت غریزی جس کے پاس رہتی ہے۔ اس کو قوت خیال سے اوپر کی طرف اٹھائے اور پیشانی پر ٹھہرا رکھے۔ جو کوئی ایک ماہ تک اس طریقہ سے مداومت کرے اس کے آئینہ دل پر نعمت کا رنگ ملے گا۔ باوظیفہ کے عمدہ طریق [illegible] اس کو قدرت ہوگی۔ اور زیادہ سے زیادہ فوائد اس کو حاصل ہونگے۔

دوسرا عمل

ایک سلائی [illegible] کی بنائے [illegible] پر سے [illegible] اور اس کو

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

صاف کرکے قدرے بارہ نگل کے سے لے ۔ ورزش کے وقت اعلیٰ کی حرکت
سے ناف تک ہیں ڈالے اور آٹھ روز تک عورت سے قربت نہ کرے جب تک
کہ رگیں سیدھی نہ ہوں نیز ان کے بیچ سے جو پیچ پھر ایک ایسی مسلوی قوت
بدن کی ہوائی جانے ۔ [illegible] ان جو [illegible] کی صورت میں ہو
[illegible] اعلیٰ کے [illegible] سے [illegible] ایسی ہو جائے جیسے [illegible]
کرنے کے لئے کھینچے ہیں ۔ عمل میں نگل [illegible] کر آہستہ آہستہ
چھوڑے تاکہ [illegible] سے [illegible] شہوت میں ہو
بلکہ جب کے شغل سے پرہیز کرے ۔ [illegible] میں یہ قوت پیدا ہو جائے
کہ آپ منی کو [illegible] سے پیچھے کھینچ لے ۔ مگر یہ عمل مبالغہ کے ساتھ
مت شروع کرنا چاہیے اور قدرے کوشش ہی سے [illegible]
استعمال رکھے تجربہ کار ہر ایک ماشہ [illegible] کی [illegible] کو خوب
گھوٹ کر پلا دیا کرے دو سال کے بعد [illegible] تجربہ کے
مطابق [illegible] کی راہ سے کھینچ سکے گا اور اگر بارہ سال تک اس طریق سے
منی کے کھینچنے کی عادت رکھے [illegible] خدا نے سے بچا رہے اور
[illegible] مستعمل کرتا رہے اس قسم کی مقوی غذاؤں
کا استعمال رکھے گیہوں کی روٹی [illegible] چاول ۔ مونگ کی [illegible]
گائے کا دودھ [illegible] مکھن [illegible] مکھن [illegible]
اور اس قسم کی چیزوں سے پرہیز کرے [illegible]
پانی [illegible] مستعمل کرتا رہے

اور دوسرے عمل مثل قوت بیٹ کا صاف کرنا آنکھوں کی روشنی کا عمل وغیرہ
جو لکھے گئے ہیں ۔ تو آپ منی اس عمل کی بدولت سے برف کی طرح جم جائیگا
اور فوراً اسکے چہرے سے ظاہر ہوگا کہ سے موت واقع نہیں ہوگی سفید
بال پھر سیاہ ہو جائیں گے اور تمام عالموں کی سیر کر سکے گا تلوار کا جسم
پر [illegible] اور اگر [illegible] تیر لگے [illegible] گرے ہوں گے ۔ دریا میں یہ
ڈوبے گا آگ کی حرارت کا اسیر نہ ہوگا ۔ اور غذا کھانے رہے وہ
اس عمل کو ترک نہ کرنے سے ہمیشہ اس کا چہرہ سرخ اور [illegible] سے
پاک رہے گا ۔

دوسرا عمل

جو شخص کہ رات کے وقت [illegible] قدم سیدھے تلوے کے
نیچے اور سیدھا قدم الٹے کے نیچے کر کے بیٹھے ۔ اور اسی طرح جیسے کہ
اور [illegible] زیریں ہیں اور [illegible]
پاس [illegible] اور کچھ دیر صبر کرے اور اس طریقے سے
دس مہینے تک کرتا رہے تو آپ منی کے کھینچنے کی اس کو طاقت حاصل
ہو جائے گی ۔ اور اس کے بعد جو عملیات دوسرے ہیں وہ بہت آسان
ہو جائیں گے ۔ خصوصیت سے [illegible] کا عمل کرنا آسان ہوگا ۔

دوسرا عمل

سانس نال کے ذریعہ سے کھینچنے کی عادت ڈالے اور اسی طرح
[illegible] کے ذریعہ سے [illegible] بہتر ہے کہ سیدھے سے [illegible] سانس

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

مدد سے جا سکے اور ورد سے دہرا سکے تو نفس سے چھوٹ جائے۔ بس عمل
سے کنڈلی رگ جو سانپ کی صورت میں انسان کے جسم میں ہے وہ
جاگ جائے گی۔ اس عمل کے کرنے والے کو چاہیے کہ جب مباشرت
کرے اور منی نکلنے کے قریب ہو تو عضو ہو جائے اور اسی طرح بیٹھ
جائے۔ اپنی پیشانی کی طرف دیکھے اور سیدھی طرف سے دم کشی شروع کرے
تاکہ منی پھر اپنی جگہ واپس چلی جائے۔ تھوڑی دیر بعد پیشاب کرے تو تھوڑی
سی پیشاب کے وقت روک کر روکے۔ کبھی کبھی بائیں نتھنے کی راہ سے
دم کشی کرتا رہے اور کبھی کبھی اسی راستے سے سانس بھی نکالتا رہے اور
پھر سیدھی کروٹ سو جائے اس عمل کا کرنے والا ہمیشہ جوان رہتا ہے۔

دوسرا عمل

الٹا پاؤں مقعد کے نیچے رکھے اور سیدھی ٹانگ پھیلا دے اور دونوں گھٹنے
زمین سے لگا دے رہے اس وقت یہی عمل کرے۔

دونوں ہاتھوں [illegible] کی جڑ سے مسدود کرکے [illegible] کو اوپر کی طرف کھینچے
اس عمل سے بدن کی تمام آلائش دور ہو جاتی ہے۔

گردن جھکا کر ٹھوڑی گلے کے نیچے رکھے اور دم بطن سے اوپر کھینچے
اس عمل سے بڑھاپا جا کر جوانی واپس آتی ہے

ٹھوڑی جھکا کر دل کے قریب لائے اور سانس کو روک
روک کر چھوڑے دل اور جسم کے تمام مخصوص مقامات کی
سیر کرے گا۔

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

دوسرا عمل

الٹے پاؤں کی ایڑی کو خصیتین کے نیچے رکھے اور الٹی طرف سے
دم کشی کرکے آہستہ آہستہ سیدھی طرف سے سانس چھوڑتا جائے۔ کچھ دیر
عمل کرے اور پھر سیدھی طرف سے سانس لے کر بائیں نتھنے
سے چھوڑے۔ اس عمل سے زندگی نہایت تندرستی کے ساتھ گزرتی ہے

دوسرا عمل

الٹے قدم کی ایڑی سیونی رگ پر رکھے جو خصیتین کے نیچے ہے اور سیدھے
پاؤں کی ایڑی مقعد پر جھکا کر بیٹھے۔ اور گردن کو درست رکھے جو کوئی اس
قسم کے بیٹھنے کی عادت ڈال لے گا منی پر اسکو اختیار حاصل ہوگا۔

دوسرا عمل

الٹے قدم کی ایڑی خصیتین کے نیچے رکھے اور سیدھے پاؤں کا ٹخنہ
بائیں گھٹنے پر رکھے اور بیٹھے اس عمل سے ہاضمہ درست رہتا ہے۔

دوسرا عمل

الٹے قدم کی ایڑی فوطوں سے نیچے سیونی رگ پر جس کا کئی
مرتبہ ذکر ہو چکا ہے رکھ کر سیدھا پاؤں الٹے زانو پر رکھے
اس صورت میں الٹے ہاتھ کا انگوٹھا اور سیدھے ہاتھ کا
دونوں کانوں میں دے کر بیٹھے اور ایک مدت تک عمل کرتا رہے
اس صورت میں مختلف قسم کی آوازیں پیدا ہوں گے

دوسرا عمل

سیدھے پاؤں کی ایڑی ران پر اور الٹے پاؤں سیدھی ران پر رکھے اور سیدھے ہاتھ کی انگلیاں الٹے پاؤں اور الٹے کی سیدھے پر رکھے پاؤں کی انگلیاں اس طرح سے پکڑ کر کھینچے تو اس صورت سے بدن کی سستی اور کاہلی رفع ہوتی ہے یا سیدھے سے الٹے ہاتھ کا انگوٹھا پکڑے اور ہاتھ کمر کے پیچھے سے نکال کر رکھے اور تھوڑی جھکا کر دل کے مقابل رکھے اس عمل سے ہمیشہ تندرستی اور بدن کی چستی میں اضافہ ہوتا رہیگا

دوسرا عمل

سیدھا پاؤں الٹی ران پر رکھے اور الٹا سیدھی ران پر اور دونوں گھٹنوں کے درمیان سے ہاتھ سیدھا اور الٹا نکال کر دونوں ہتھیلیاں ملائے اور پھر پیشانی اس پر رکھے اس عمل سے کوئی مرض بلغمی یا سوداوی پیدا نہ ہوگا۔

دوسرا عمل

جائے ضرورت سے فراغت کرنے کے بعد اپنے سیدھے پاؤں کا انگوٹھا پکڑ کر کھینچے اور کان تک مثل کمان کے لے جائے تمام امراض مثل درد سر بھگندر وغیرہ دفع ہو جائیں گے۔

پرانایام کا بیان

حضرت صاحب مدظلہ نے چھ چیزیں سالک کے لئے ضروری قرار دی ہیں

ایک پیر تیاگ ارادہ ہیں کے معنی یہ ہیں کہ دل کو حواس ظاہری یعنی سننے چھونے چکھنے سونگھنے دیکھنے سے دور رکھے اور دل و حواس کی طرف نہ چلنے دے۔ مثلاً بری بات کا سننا، ناپاک شے کا چھونا، ناجائز چیز کا چکھنا، بری خوشبو بدبو سونگھنا، جن چیزوں کا دیکھنا برا ہو اس کو دیکھنا، ایک طریقہ ان سے بچنے کا یہ بھی مقرر کیا ہے کہ دل جس شے کی طرف رغبت کرے اسکو اس خواہش سے روکا جائے اور اتنا اسکو اس چیز سے سیر کیا جائے کہ اس کو پھر خود ہی نفرت ہو جائے مثلاً کسی بچے کی شے کو جی چاہے تو اتنا کھلائے کہ اسکو بدہضمی ہو اور قے آجائے اور پھر اسکی رغبت نہ ہو۔ دوسری شرط دھیان یعنی اپنے شیخ کا ہو۔ تیسری پرانایام جس سے مراد سانس کا روکنا ہے چوتھے دھارنا جسکے معنی ایک خاص چیز سے دل لگانا۔ پانچویں ترک یعنی دلیل کر کے سلوک کے موافق ہو اور اس سے یقین کا درجہ حاصل ہو چھٹے سمادھی یعنی ایک کیفیت استغراق جو سانس کے روکنے سے حاصل ہوتی ہے اور روح کو پاک کرنا اس طرح کہ جیسے حدیث میں کھوٹ ملا ہوتا ہے اور معدن سے نکال کر اس کو جلا کر پاک کرتے ہیں اور اس کی کثافت جلا دیتے ہیں اسی طرح سانس کے روکنے سے روح اس کی کثافت جل جاتی ہے۔

جس طرح کہ سلوک کے لئے مندرجہ بالا شرائط ہیں اسی طرح پرانایام کے بھی ظاہری شرائط مقرر کی ہیں۔ ان کا مقصد حاصل ہوتا ہے

https: www.facebook.com.AlHamdDwakhana

سکے واسطے سخت ضروری ہے۔

اول یہ کہ شہر سے باہر ایک حجرہ بنائیں۔ اس حجرہ کا کم سے کم طول اور عرض اور ارتفاع آدمی کے قد کے مطابق ہو سکے بہر حال نشیب و فراز کم میں ہو۔

دوسرے یہ کہ حجرہ کے باہر ایک چبوترہ عمدہ مکلف ہوادار ہو تاکہ جس وقت کہ اپنے شغل سے فارغ ہوا کرے اس چبوترہ پر بیٹھا کرے ہرا بھرا سبزہ کی گھاس کے فرش پر نشست رکھے۔

تیسرے یہ کہ اسکے گرد طرح طرح کے میوہ دار درخت لگاوے اور طرح طرح کے پھولدار درخت لگاوے اور وقف یہ بتا دیا وہ پھول جو ہوا لگنے سے مہیا کرے جو اور ایک چار دیواری ہو اور اس میں ایک خوبصورت دروازہ ہو۔ دروازہ کے باہر ایک حوض ہو کہ جس کا پانی نہر کی راہ سے حوضوں وغیرہ میں آتا ہے۔

مصنف مراۃ خیال لکھتا ہے کہ فرقہ جوگیاں خصوصاً کشمیر کے پہاڑوں میں پایا جاتا ہے۔ اور وہاں ایک گاؤں جوگی ستی کے نام سے موسوم ہے جسے جوگیوں سے آباد کیا ہے اس جگہ ایک بڑا اور پہاڑ ہے تپنہ واقع ہے اسمیں ایک نہایت صاف شفاف نہر جاری ہے اور جوگی اسکے ہر طرف سے گھر بنائے ہیں اور ربیع تا جیٹھ انہیں کے وہیں رہتے ہیں صرف حکمت انکا کسب ہے۔ بعض ڈوبتے پانی کی سطح پر بیٹھتے اور علاج جسمانی کا صبر و وغیرہ کے علاج کرتے ہیں۔ غرض یہ تماشا ہم نے کھلا دیکھا

تمام عضوں کے واسطے نہایت ضروری ہیں۔

حبس نفس کی تین قسمیں ہیں۔ ایک سانس کا کھینچنا اسکو **پورک** کہتے ہیں۔ دوسرے سانس کا روکنا اسکو **کنبھک** کہتے ہیں۔ تیسرے سانس کو چھوڑنا اسکو **ریچک** کہتے ہیں۔ سانس کے روکتے وقت ذکر کلمہ توحید کرتا رہے۔ جسے اصطلاح صوفیہ میں دم حبس کہتے ہیں۔ دم چھوڑنے کا یہ طریقہ ہے کہ سانس کو اندر سے کھینچ کر باہر لائے اور کھنچے کہ ہوا بصورت آواز اس سے پیدا ہوتی ہے اور وہ ہی اسکو محو کر دیتا ہے اور کھینچنے کا طریقہ یہ ہے کہ جیسے ایک نلکی پانی میں ڈالیں اور دوسرے سے پانی کو کھینچیں اسی طرح ہوا کو کھینچ کر اپنے اندر پہنچا دے۔

اگر سانس کو باہر نہ چھوڑے اور اندر کھینچے اور اعضا کو حرکت نہ دے اور جو ہو بند یہ سانس کے کھینچنے کا ہے اسکو رد کے یہی طریقہ حبس نفس کا ہے جو کوئی نابینا کی طرح نہ دیکھے اور بہرے کی طرح نہ سنے اور گونگے کی طرح بغیر حرکت رہے۔ اسوقت اسکو معلوم ہوگا کہ اب میں نہایت آرام سے ہوں۔

اس شغل کے لئے بیٹھنے کا یہ طریقہ ہے کہ کسی اچھی جگہ جہاں کوئی خوف و ہراس اور شور و غل نہ ہو اور وہاں کسی قسم کی نجاست نہ ہو ایک چبوترہ پر گھاس بچھا کر بیٹھے اور نہایت اطمینان سے اپنے گرد حصار کھینچے اور سمجھے کہ تمام جہان میں اور میری ہر طرف سے نگہبان ہے بیٹھتے وقت خواہ مربع بیٹھے خواہ دو زانو ہو جس طرح کہ آسانی ہو

https://www.facebook.com/AlHakimDawakhana

تکلیف ہو۔ اپنا منہ شمال کی طرف رکھے اور ایک انگلی سے ناک کا ایک
نتھنا بند کرے اور دوسرے نتھنے سے سانس لے اور پھر دوسرے کو
بھی بند کرے اور ذکر توحید یعنی کلمہ دم میں کرتا رہے اور اتنی دیر تک
روکے کہ اکیس مرتبہ ورد کر سکے۔ پھر جب مدت ہو جائے تو جس قدر چاہے
کرے اور سانس چھوڑنے کے وقت سانس کو منہ سے اوپر لے جا کر ناک
کی راہ سے چھوڑے اور ہرگز نظر اوپر نہ لے جائے نہ نیچے نہ ادھر ادھر
جسم و حرکت رہے۔ ان پانچ چیزوں کا ہمیشہ پابند رہے۔ ایک سانس
کا روکنا دوسرے روکنے کی مقدار میں برابر سانس کے کھینچنے کی حد اور
چھوڑنے کی حد چوتھے دل کو ایک طرف لگائے رکھنا۔ پانچویں جیسے تا
نو دورہ پر تا کو ایک جگہ۔ جب عمل شروع کرے تو پہلے سانس کو
مقدار روکے کہ ۲۱ مرتبہ دم کر سکے۔ جب ذات پاک کا حال کھلے
جوب اعضا کا حال زیادہ سونا زیادہ جاگنا زیادہ کھانا چھوڑ دینا چاہئے
جو شخص اس ذکر کو بیس تک ۱۵ دن کرتا رہے تو وجود میں
ایک حالت پیدا ہوگی کہ اس کو ایسے لگے جیسے فرشتے نظر آنے لگیں گے
پانچویں مہینے خود اس میں صفات ملکوتی پیدا ہو جائیں گی چھٹے مہینے
اس کی رستگاری ہوگی اور یہیں راستہ ہیں مل جائے گا ہدایات
جیسا مرشد کامل سے معلوم کرے مشقوں کے خیال وغیرہ سب شروع کے
بتانے پر منحصر ہوتے ہیں۔ چونکہ وہ بہت مشکل اور زیادہ ہیں اور مجھ
ان کا ذکر بیکار سمجھا گیا۔ بعض کا مشورہ ہے کہ ابتدا میں دم کشی سیدھے نتھنے

سے کرنی چاہئے۔ اتنی دیر کہ سولہ مرتبہ دم کر سکے۔ دوسرے حبس
نفس یعنی دونوں نتھنے بند کرکے ۶۴ مرتبہ یکبارگی سانس چھوڑے
اتنی دیر کہ ۳۲ مرتبہ دم کر سکے جاری رکھے۔ رات دن میں چار مرتبہ
یہ شغل رکھنا چاہئے۔

پہلے پورک کمبھک ریچک تینوں ان کے سولہ مرتبہ دل میں گنے
سے شروع کرے دوبارہ پورک بتیس مرتبہ [illegible] تیسری مرتبہ
چونسٹھ دفعہ ورد کرے۔ اور چاہئے کہ ابتدائے شغل میں ان چیزوں
سے بچتا رہے۔ آگ کے پاس نہ جائے ہمیشہ ٹھنڈے پانی سے غسل
نہ کرے۔ دھوپ سے بچے عورت سے صحبت نہ کرے فاقہ نہ کرے۔
زیادہ دور تک راہ نہ چلے۔

دم کھینچنے سے پہلے جا بدن مرتب کرے اور اس کے بعد سانس کو روکے
تھوڑی دیر گلے میں ٹھہرائے رکھے اور [illegible] کی کوشش کرے۔

اور بدن کو ضبط کرے اور بغیر ضرورت کے کوئی بات زبان سے
نہ نکالے کیونکہ اس سے تمام بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور زبان کو
تالو کے نیچے لگائے رہے۔ ہاتھ کے دونوں انگوٹھے ملا کر منہ میں
ڈالے اور دم کشی کرے کیونکہ اس سے معدہ کی غلاظت جو اور
اعمال کے بعد باقی رہی ہو دور ہو جاتی رہے گی۔ پہلے جب منہ بند کرے
اور اس کے بعد سانس چھوڑے۔ اس سے گل نیلوفر کی طرح پانی
میں تیرنے کی قوت پیدا ہو جائے گی۔

https: www.facebook.com AlHamdDwakhana

منہ بند کرے اور دونوں نتھنوں سے دم آہستہ آہستہ کھینچے اور اپنے مقدور کے موافق سانس روکے اور پھر اُسے نتھنے سے آہستہ آہستہ چھوڑ دے۔ اس عمل سے پیٹ اور جسم وغیرہ کے درد دور ہو جائیں گے بھوک بڑھے گی مگر اس سے کوئی نقصان نہ ہوگا۔ چلتے پھرتے کھڑے بیٹھے ہر طرح یہ عمل کیا جا سکتا ہے چھینک اور کھانسی وغیرہ کو روکتی ہے۔

زبان کی جڑ جو گلے میں ہے اسکو کھینچ کر سانس کو روکے تو کئی روز تک ... زیادہ بھوک پیاس سے بچ جائیگی۔

ناف کے نیچے ایک ورد بھوسے کی طرح پیدا ہوگی اس جگہ سے اُسے اوپر کی طرف کھینچے پیر مرشد کامل سے معلوم ہوگی۔

مشق بڑھا کر سانس کے کھینچنے اور چھوڑنے کا شغل بھول کر سانس روکے۔

اپنے دل کو کثرت شغل ذکر سے علیحدہ کر کے مقصود از حقیقت میں گم کرے کہ وہ ہو جائے۔ سردی اور گرمی دوست اور تعریف۔ خواب اور بیداری۔ خوشی اور رنج۔ جسم اور حسان بھوک اور پیاس۔ آدمی اور حیوان۔ ہر کسی دانش بھی۔ موت اور زندگی ہندو مسلمان دوست دشمن سب اسکے لئے یکساں ہو جائیں گے۔

چند امور جو اہل ریاضت کیلئے خصوصاً ضروری ہیں

اول یہ کہ بقدر ضرورت ہر شخص کی حاجت روائی کرتا رہے۔ جس ہو تو مفلسوں کو کسی امداد پہنچا سکے۔

دوسرے یہ کہ اپنی قسمت پر قانع رہے پھر ہر روز کے لئے کسب تعمیر کرے۔ دنیاوی حرص کو دل سے دور کر دے کیونکہ اس سے سالک حقیقت کو بڑے بڑے نقصان پہنچتے ہیں۔

تیسرے یہ کہ کسی کے لئے برائی کا خواہاں نہ ہو کیونکہ زمانہ منقلب ہے ممکن ہے کہ نتیجہ اسکے خلاف پیدا ہو ناحق خونریزی نہ کرے اور کسی سے سختی سے کلام نہ کرے۔

چوتھے یہ کہ اپنے آپ کو بردبار بنانے کی کوشش کرے اگر کوئی ترش ہو کر بات کرے تو حتی الامکان اس سے بھی شیریں کلامی سے کلام کرے۔ اپنی معرفت اور حق شناسی کا لوگوں کے سامنے فخریہ تذکرہ نہ کرتا پھرے۔ اور دنیا کے انکار اور طعن کی کوئی پرواہ نہ کرے۔

پانچویں یہ کہ حسد نہ کرے اور کبھی کسی کو دیکھ کر نہ جلے۔

چھٹے یہ کہ عورتوں کے نہ اوصاف سنے نہ ان کی صحبت رکھے نہ ان کا ذکر کرے۔ نہ دیکھے۔ نہ کلام کرے۔ نہ سنے۔ نہ علاج کرے یہ حقیقی باتیں ہیں چغلی اور غیبت سے بچے۔ سچ بولنے کی عادت ڈالے۔

ساتویں یہ کہ خدا کو ہر جگہ موجود سمجھے۔ اور ہر چیز کو اسی کا ظہور سمجھے غصہ اور دشمنی چھوڑ دے۔ اپنے آپ کو سب سے کم جانے جو برائی دل میں ہیں ان کے دور کرنے کی کوشش کرتا رہے اور خطرہ کو ہرگز دل میں رہنے نہ دے

آٹھویں کسی سے محبت نہ کرے۔ اور ہمیشہ تجرد اور تنہائی اختیار کرے۔

https://www.facebook.com/AlHamdDawakhana

ویں یہ کہ اپنے مرشد کے احکام بجا لانے میں مستعد رہے اور بجالانے میں اس میں کوشش کرے۔ جاہل بیہودہ اور دماغ شخص سمجھے ہر کسی سے گفتگو نہ کرے

دسویں تسلیم و توکل اپنا شیوہ کرے موت سے نہ ڈرے

گیارھویں یہ کہ اپنے بزرگوں کے کشف و کرامات کا ہمیشہ دل سے معتقد رہے ہمیشہ پاک صاف رہے ہمیشہ اہل اللہ کی خدمات میں مصروف رہے۔ اور اپنے بھید کو اغیاروں سے بلکہ سب سے چھپائے۔

بارھویں یہ کہ ہمیشہ اتنا کم کھائے کہ بھوکا رہ جائے۔

تیرھویں یہ کہ ہر وقت زبان اور دل سے خالق حقیقی کی یاد رکھے۔

جسم کی ہواؤں کا بیان

حکمائے ہند نے جو ہوا جسم میں ہے اس کی چوراسی قسمیں لکھی ہیں مگر ہم چند کا بیان کرتے ہیں جن سے اکثر علم کے سیکھنے والوں کو کام پڑتا ہے

پران یہ ایک ہوا ہے جو تمام جسم میں ساری ہے اسکا کام یہ ہے کہ ضرورت کے وقت تمام اعضاء کی مدد کرتی ہے اور ان کو جنبش دیتی ہے۔ مقعد کی راہ سے اوپر چڑھتی ہے۔

اودان یہ گلے میں رہتی ہے اور سانس کو نیچے اوپر لاتی ہے۔

پھلان اس کا دل کے روبرو مقام ہے اور معدہ سے گنگھر سی

https://www.facebook.com.AlHamdDwakhana

کے ذریعے سے کی جاتی ہے اور ناف سے لیکر دماغ تک پہنچتی ہے اور تیز ہوا کی طرح ہے حرارت غریزی اسی کے ذریعہ سے روشن رہتی ہے اور اسی جگہ سے جیسیں نکل خروج کرتی ہے جسکے بعد پھیرو آتی ہے اور چار انگل منقطع ہو جاتی ہے اور عمر کو کم کرتی ہے۔

اپان یہ پاخانے کے مقام میں رہتی ہے۔ اس کا کام یہ ہے کہ کثیف غذا کو جسم سے باہر نکالتی ہے۔

کورم۔ یہ پلکوں میں رہتی ہے اور پلکیں اسی کے ذریعہ سے ہلتی ہیں

کرکل دونوں بھوؤں کے درمیان میں رہتی ہے چھینک اسی کے ذریعہ سے آتی ہے۔

سمان حرارت غریزی کے متصل رہتی ہے۔ اسکا کام یہ ہے کہ غذا کو ظاہر سے باطن کی طرف جذب کرتی ہے۔

دیودت۔ یہ ناف میں رہتی ہے۔ یہیں جمائی کا چشمہ ناف ہے۔ اور چھینک اسی کے سبب سے آتی ہے۔

دھننجے۔ تمام بدن میں ساری رہتی ہے اور مرنے کے بعد جسم اسی سے پھولتا ہے۔

ناگ۔ یہ قدموں میں رہتی ہے اور حرکت اسی سے ہوتی ہے۔

پران باد کا رنگ یہ قوی بیان کیا گیا ہے اور اپان باد جس کے متعلق بعضوں نے بیان کیا ہے کہ یہ پران باد میں رہتی ہے سرمہولی کی طرح رنگ ہے اور سمان باد جو اپان کے درمیان رہتی ہے جس کا

https://www.facebook.com.AlHamdDwakhana

نکاسے سکے دودھ کی طرح رنگ ہے اور اپان جیدہ سمان باد میں رہتی ہے
عنبری رنگ کی ہے۔ اور بیان باد کا رنگ آگ کے شعلے کی طرح ہے
مقعد سے نتھنوں تک یا ابتدائے سینہ یا ابتدائے گلو تک کہ بقدر ازتیس انگل کا فاصلہ ہے
پران باد انھیں کے درمیان ہے۔ جیو آتما اسی میں ہے۔ کیونکہ اسی جیو آتما
کو پران یا نفس کہتے ہیں جیو آتما اس کو حرکت دیتی ہے۔ اکیس ہزار
اور چھ سو مرتبہ پران باد کو حرکت ہوتی ہے۔ اور اسی قدر حرکت
اپان باد اور اسی قدر ادان اور سمان باد اور بیان باد کو ہوتی
ہے۔ اور دوسری ہواؤں کی حرکتیں جہاں ہواؤں کی وجہ سے
دوسرے اعضا میں متحرک ہوتی ہیں ان کو ملا کر ایک لاکھ تیرہ ہزار
ایک سو اسی مرتبہ ان ہواؤں کو جسم میں ایک شبانہ روز میں حرکت
ہوتی ہے۔

شگون کا بیان

اگر سورج غروب ہونے کے بعد یا رات کے پہلے پہر میں بحالت
تندرستی چھینک آئے تو حکمائے ہند کے نزدیک یہ سفر در پیش والی
ہے۔ اگر مغرب کے وقت آئے تو بہت بری ہے۔ اگر شمال مشرق
کے سفر کے وقت آئے تو کسی دوست کو نقصان پہنچے۔ مشرق
کی طرف فائدہ مند ہے۔

اگر کوئی شخص کسی جگہ کا سفر کرتا ہو اور جاتے وقت گاے کو

دیکھے کہ اپنے بچے کو دودھ پلا رہی ہے۔ یا کوئی لڑکی نابالغ یا کوئی
شوہر دار عورت زرق برق عمدہ لباس پہنے اور لڑکا گود میں لئے یا
کوئی پنہاری سامنے آئے یا کسی باجے کی آواز سنے۔ یا دہی یا گوسفند
دہکائے ہوئے۔ یا چاندی سونا۔ موتی۔ اور مروارید اور آئینہ۔ ہاتھی
بیل فیلبان اور گھوڑا زین کشیدہ۔ کنول کا پھول اور کوئی دولہا سر پر
سہرا لگائے۔ یا گاتا ہوا یا طبلہ بجاتا ہوا کوئی آدمی ملے یا کوئی برہمن
قشقہ کھینچے ہوئے سامنے آئے۔ یا کپڑا دھلا ہوا سامنے آئے تو
بہت اچھا ہے۔

چلتے وقت اگر کوئی سیاہ رنگ کا اکل اوڑھے ہوئے نظر آئے یا کوئی
جوگی یا قلندر، سنار لوہار۔ بڑھئی تیشہ یا اوزار لئے دکھائی دے اور
پنیر یا نمک۔ کپاس اور شعلہ اور سوکھی گھاس۔ خالی گھڑا یا کوئی شخص
تے کرتا دکھائی دے تو یہ شگون بد ہے۔

اگر کوئی گھوڑا اپنے سیدھے سُم سے زمین کھودتا ہوا یا اپنا سیدھا
ہاتھ کھجاتا ہوا ملے تو بہتر ہے۔ اور اگر کتا ہاتھ کھجاتا یا اگلے پاؤں سے
زمین کھودتا ہوا ملے تو برا ہے۔

اگر مسافر کے سیدھی طرف گھوڑا ہنہنائے یا اپنے سیدھے حصہ
جسم کو اپنے منہ سے کھجاتا ہوا پایا جائے تو یہ نہایت بہتر شگون ہے۔

اگر ہرن کالا الٹی طرف سے آئے اور سیدھی طرف کو چلا جائے
تو بہتر شگون ہے ورنہ برا ہے۔ اگر سیاہ ہرن اپنے سُم زمین پر مارتا ہوا

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

دکھائی دے تو عمدہ ہے۔ اسی طرح اگر پیشاب کرتا یا چھینکتا نظر آئے تو بہت بہتر ہے اور اسکے برعکس برا۔

اگر بگلا سیدھے پاؤں پر کھڑا ہو اور دوسرا پاؤں اٹھائے ہوئے ہو تو دولت و اقبال کی دلیل ہے۔

اگر بگلا اڑ کر سر پر سے گزر جائے تو ریاسات کا نشان ہے کہ کسی خوبصورت عورت سے صحبت ہوگی۔

اگر کسی سمت سے اڑتا ہوا بگلا مسافر کو دکھائی دے تو برا ہے۔

بلبل اگر سیدھی طرف اڑتی دکھائی دے تو بہتر ہے اور الٹی طرف بری ہے۔ بلکہ اسکو موت کی نشانی سمجھنا چاہئے۔

الو اگر پشت کی طرف بولتا ہوا معلوم ہو تو دشمن پر فتحیابی کی دلیل ہے۔ اور الٹی طرف اور سامنے اور سیدھی طرف خصومت۔ رنجش اور بیم و خوف کی دلیل ہے۔ اگر بکثرت بہت مرتبہ آواز دے تو یہ دشمن کے غالب ہونے کی علامت ہے۔ اگر علی الاتصال کسی شخص کے مکان پر آٹھ روز تک الو بولے تو صاحب خانہ کے موت کی نشانی ہے اور وہ گھر ویران ہونے والا ہے۔

طوطا اگر سیدھی طرف بولے تو بہت اچھا ہے۔ الٹی طرف خوف و ہراس کی علامت ہے۔ اور اگر سامنے بولے تو قید ہونے کی نشانی ہے۔ مگر کسی ٹھنٹھ پر بیٹھا آواز کرتا دکھائی دے تو موت کی قربت سمجھنی چاہئے۔

تیتری اگر سیدھی طرف بولے تو اچھی نشانی ہے۔ اور بائیں طرف بیم و خوف کی علامت ہے اور کسی شخص سے خصومت کا پیش خیمہ ہے۔

جل ککڑی اگر پانی میں آواز دیتی دکھائی دے تو اچھی ہے پانی سے باہر آواز دے تو بری ہے۔

چھپکلی آواز دن کے پہلے شمال و مشرق کیطرف سے آئے تو آگ لگنے کا خوف ہے۔ یا کسی کام سے ناامید ہونے اور محنت برباد جانے کا کھٹکا ہے۔ کوئی آپکی غیبت کرے گا۔ جنگ اور خصومت ہوگی۔ حیرانی ہوگی۔ حاکم کی بیوی کے مرنے کا خوف ہے۔ ملک کی خرابی کا اندیشہ ہے۔ اگر مغرب اور شمال سے آواز آئے تو مرگ مفاجات کا ڈر ہے۔ لڑکی پیدا ہونے کی نشانی ہے۔ یا دور سے کسی خبر کے آنے کا خیال ہے۔ اگر مشرق سے آواز آئے تو راہ میں خطرہ ہے مگر شرط یہ ہے کہ پہلا پہر ہو۔ یا کسی بڑے آدمی کے مرنے کا خوف ہے۔ یا کسی آزار جسمانی پہونچنے کا اندیشہ ہے۔ مغرب کی طرف سے پہلے پہر میں آواز آئے تو راہ میں آسیب کا کھٹکا ہے۔ یا کسی خوشی کا خیال ہے۔ اقبال مندی کی دلیل ہے۔ دشمن کے مرنے کی نشانی ہے۔ مشرق اور جنوب کی طرف پہلے پہر میں بیوی کے مرنے کی دلیل ہے۔ یا کسی خوشی کے سننے کی نشانی ہے۔ اگر جنوب سے آواز آئے تو اچھی خبر سنے گا۔ یا کہیں سے کسی خصومت کی خبر آئے گی یا خوف و ہراس ہوگا۔ یا موت کی نشانی ہے۔ اگر پہلے پہر میں دن کو جنوب و مغرب سے آواز سنے تو حصول زر ہوگا یا آگ لگے گی۔ یا کوئی

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

حاکم لوٹ مار کرے گا۔ رات کے پچھلے پہر میں اگر شمال و مشرق سے آواز آئے تو کوئی چیز گم ہو جائے گی۔ یا وہاں کا حاکم مر جائیگا۔ یا کوئی جوان آئے گا۔ یا کوئی خوف ناگہانی پیدا ہوگا۔ اگر شمال سے رات کے پچھلے پہر میں آواز آئے تو کوئی چیز گم ہوگی۔ یا تجارت میں کوئی نفع ہوگا یا کوئی ساتھی مر جائے گا۔ یا ماں مر جائے گی۔ اگر غرب اور شمال سے آواز آئے تو بیوی کی موت کی نشانی ہے۔ یا کوئی عمدہ خبر سُنے گا یا خاندان میں سے کوئی مر جائے گا۔ اگر مغرب سے حسب مندرجہ بالا وقت میں آواز آئے تو بارش ہوگی۔ یا حاکم مر جائے گا۔ یا کسی محبوب سے ملاقات ہوگی۔ یا حاکم کو کوئی اور شہر اور درجہ ملے گا۔ مشرق اور جنوب سے آواز آئے تو ماں باپ کو کوئی آزار پہونچے گا۔ یا لڑکا پیدا ہوگا۔ یا کوئی چارپایہ مریگا خاندان میں کوئی اژدھا ہو جائیگا۔ یا سفر ہوگا۔ یا سفر سے واپسی ہوگی۔

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

شگون کا عام قاعدہ

اگر شنبہ کے دن جب کہ سفر کے لئے گھر سے نکلے اور پہلے کوئی مرد جوان یا مویشی رنگ سیاہ سامنے آئے تو بہتر ہے۔ عورت یا پرندہ مردار خوار سامنے آئے یا سُرخ رنگ دکھائی دے تو بُرا ہے۔

یکشنبہ کے دن کوئی بچہ یا سبز ترکاری یا سُرخ رنگ دکھائی دے تو بُرا ہے۔

دوشنبہ کو سفر کے وقت گھر سے نکلکر اگر مرد ضعیف۔ یا کپڑا یا کاغذ

یا رنگ سفید نظر آئے تو بہتر ہے۔ بُرا جیا۔ یا حشرات الارض میں سے کوئی کیڑا یا نیلا رنگ نظر آئے تو بُرا ہے۔

منگل کے دن کوئی مرد نوجوان یا پرندہ سیاہ یا جھوٹا یا بھورا رنگ نظر آئے تو بہتر ہے۔ ناکتخدا لڑکی یا کتا۔ یا چندہ یا زرد رنگ دکھائی دے تو نحس ہے۔

بدھ کو اگر کوئی عالم یا لکھنے پڑھنے کا سامان یا خاکی رنگ دکھائی دے تو سعد ہے۔ اور کوئی جاہل عورت۔ یا پرندہ وحشی یا کالا رنگ سامنے آئے تو نحس ہے۔

جمعرات کو کوئی مرد فقیر سن رسیدہ یا چوپایہ۔ یا زرد رنگ نظر آئے تو بہتر ہے۔ عورت نوجوان یا پرندہ یا اودا رنگ بُرا ہے۔

جمعہ کو نابالغ خوبصورت لڑکی یا الو جانور چمکیلا رنگ اچھا ہے۔ آوارہ کو کوئی موذی جانور خاکی رنگ بُرا سمجھنا چاہیے۔

تمت

اور مشہور کمیاب اور نادر رسالہ علم الاقیاس جس میں عجیب و غریب اسرار و رموز سانسوں (علم سردوه) کے بیان ہوئے ہیں بار اول بطبع عالی منشی نولکشور لکھنؤ میں ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء باہتمام کیسری داس سپرنٹنڈنٹ طبع و شائع ہوا امید کہ شائقین ملاحظہ فرما کر فائدہ اٹھائینگے۔

https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana

حکیم حاجی علی ضیاء صابری

- فاضل طب و جراحت • رجسٹرڈ نیشنل کونسل فار طب حکومت پاکستان
- فاضل قانون نظریہ مفرد اعضاء • سابقہ نوشین قرشی اینڈ سنز لاہور

0301-6914588

الحمد دواخانہ

386۔ فاطمہ جناح روڈ ٹکیانوالہ محلہ ساہیوال

الحمد